

تاجدارِ شادِ حینِ بخاری

# امام بدرالدین عینی

## حیات و خدمات



حضرت علامہ شیر اہل سنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری سائیکہ بل  
از قلم

☆ محمد غریب نواز رضوی ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ..... شارح بخاری امام عینی

مولف ..... ڈاکٹر محمود احمد ساقی

طبع اول ..... اگست 2004

پروف ریڈنگ ..... حافظ عبدالغفار

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

## ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

مسلم کتابوی لاہور

نوری کتب خانہ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوکی امرسدھولاہور

Ph: # 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ: چراغ پارک اسماعیل نگر چوکی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور

Ph: # 5813295

نام و نسب:

محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی خانی

کنیت: ابوالثناء، ابو محمد

لقب: بدر الدین

امام عینی کا آبائی وطن۔ امام عینی ۲۶ رمضان ۷۶۲ھ کو مصر کے عین تاب نامی شہر میں پیدا ہوئے۔ امام سخاوی نے آپ کی تاریخ پیدائش 27 رمضان 762ھ لکھی ہے۔

عین تاب حلب سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ اس کے گرد ایک حفاظتی فصیل بھی ہے۔ اسی عین تاب کی نسبت سے آپ کو عینتابی سے مخفف کر کے عینی کہا گیا ہے۔

امام عینی کا خاندان: امام عینی کا خاندان مشہور علمی و دینی خاندان تھا جو اپنے دینی و اصلاحی کام خدمت کے حوالے سے خاصا معتبر مانا جاتا تھا۔ آپ کے باپ اور دادا دونوں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اجداد میں سے حسین بن یوسف بہت ہی معروف مفسر قرآن تھے۔ آپ کے والد احمد بن موسیٰ حلب میں ۷۲۵ھ کو پیدا ہوئے بعد میں آپ کو عین تاب میں قاضی مقرر کیا گیا۔ وہاں آپ جمعہ اور اتوار کی راتوں کو مسجد میں وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ایک محب خیر فرد تھے۔ انتہائی مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کے رسیا تھے۔ دوسرے شہروں سے اکثر علماء آپ کے مہمان خانے میں ٹھہرتے تھے۔ یتیموں مسکینوں اور یتیم خانوں کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے



تھے۔ ۷۷۷ھ میں جب قحط پڑا تو ان ایام میں آپ کا گھر ہر کسی کی مہمان نوازی کیلئے دن رات کھلا رہتا تھا۔

امام عینی کے بھائی: امام عینی کے بھائی کا نام احمد بن موسیٰ تھا اس کی شہادت عقد الجمان نامی کتاب کی عبارت سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد الجمان کے مصنف امام عینی کے بھائی ہیں کیونکہ اس میں دو واضح لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی کا نام احمد بن موسیٰ ہے۔

امام عینی کے بھائی ۸۹۶ھ کے حوادث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سال انھوں نے حج کیلئے سفر کیا۔ اور اس موقع پر انھوں نے امام میکائیل سے مجمع البحرین کی سماعت کی۔ ان کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ امام عینی سے عمر میں چھوٹے تھے اور ان کا وصال امام عینی کے بعد ہوا کیونکہ عقد الجمان امام عینی کی وفات کے بعد تصنیف کی گئی ہے۔

احمد کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام قاسم تھا۔ یہ ۷۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ انتہائی ذہین و فطین تیر اندازی کا ماہر، حساب، ہندسہ صرف و نحو میں یدِ طولیٰ کا حامل تھا ۸۱۳ھ میں تیر لگنے سے وفات پائی اور اپنے چچا امام عینی کے مدرسے میں مدفون ہوا۔ امام عینی کی شادی اور اولاد: امام عینی نے ام الخیر نامی خاتون سے شادی کی ام الخیر کی وفات ۸۱۹ھ میں ہوئی اور انھیں امام عینی کے مدرسے کے صحن میں دفن کیا گیا۔ امام عینی کی ان سے درج ذیل اولاد تولد ہوئی۔

عبد العزیز متوفی ۸۱۸ھ

عبدالرحمن یہ تیر لگنے سے فوت ہوئے۔ ان کی وفات ربیع الآخر ۸۲۲ھ کو ہوئی۔ ان کے علاوہ ابراہیم علی، احمد اور فاطمہ یہ سارے طاعون کی وبا سے فوت ہوئے ان تمام کو قاہرہ میں دفن کیا گیا۔

ان کے ایک صاحبزادے عبدالرحیم بھی تھے۔ انھوں نے بخاری کی شرح اور کنز الدقائق کی شواہد نگہیں۔ ان کی وفات ۱۶۳ھ کو ہوئی۔ ایک بیٹی نہب تھی جس کی وفات ۸۶۹ھ ہوئی اور مدبر۔ قبا پر مدفون ہوئی۔

ان کی اور بیٹیاں بھی تھی کیونکہ محمد بن ابی بکر بن محمد ابو الوفا المقدس الشافعی (متوفی 891ھ) کے متعلق بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان کی شادی امام عینی کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ محمد بن علی بن حسن شمس الدین القاہری (المتوفی ۸۶۷ھ) امام عینی کے سرستھے۔ یہ معلومات امام عینی کے خاندان کے متعلق تھیں امام عینی کی دوسری شادی کا احوال آگے آئے گا۔

امام عینی کی پرورش اور زمانہ طالب علمی: امام عینی نے اس گھرانے میں پرورش پائی جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں پورے علاقے میں ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اپنے زمانے کے رواج کے مطابق آپ نے اپنے والد کے پاس قرآن انتہائی مغربی کے عالم میں حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو اپنے زمانہ یکتاے روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی احسن الخط تھے۔ آپ کے پاس امام عینی نے مختلف قسم کے خط سیکھے۔ قرآن پاک کی تعلیم امام عینی نے علی محمد بن عبید اللہ شارح مصابح



السنہ (متوفی ۹۳ھ) کے پاس جا کر حاصل کی۔ آپ نے معوذتین سے لے کے رابع قرآن ان کے پاس پڑھا۔

پھر تین تاب میں ہی قرآن حفظ کی تکمیل اور محقق (متوفی ۹۲ھ) کے پاس کی اور انھی کے پاس شاطبیہ کی سماعت لی۔ اپنے والد سے فتاویٰ عباس پڑھی۔ عربی، منطق اور صرف اسم محمد رانی سے پڑھی۔ امام احمدی کی کتاب ”الکنوز فی الحکمۃ“ پڑھی۔ ایوب الروی سے ”شرح مطالعہ الانوار“ پڑھی۔ انھی کے پاس درج ذیل کتابوں کی سماعت کی۔

مراج الرواح فی التصریف از احمد بن علی بن مسعود

شرح شمس فی المنطق از قطب رازی

شرح شافعیہ فی الصرف از جابر بردی

جبریل بن صالح بغدادی کے پاس درج ذیل کتب پڑھیں

المفصل فی النحو از زبیری

توضیح اور متن تنقیح از صدر شریعہ

تفسیر کشاف از زبیری

مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت روایت شرح المشارق کے

طریقہ پر حاصل کی۔ خیر الدین القصیر (متوفی ۹۲ھ) سے المصباح فی النحو للمطرزی

(متوفی ۶۱۰ھ) پڑھی۔ ضوء المصباح للامام سراجی ذوالنون سرماری سے پڑھی۔ امام

میکائیل (متوفی ۹۸ھ) سے قدوری پڑھی۔ خلاصیات میں امام نسفی کی المنظومہ

پڑھی۔ امام حسام الدین الرہاوی سے "المحار الذخیر والفقہ علی مذاہب الاربعہ" پڑھی  
 محمود بن محمد عین تابی سے تشریف الصری اور سراجی میراث میں پڑھی۔ ان علوم میں  
 امام عینی نے کمال ملکہ حاصل کیا اور اپنے والد کی جگہ عہدہ فقہ پر فائز ہوئے۔

امام عینی کی مسافرت: امام عینی نے حصول علم کیلئے صرف اپنے شہر کے علماء  
 و مشائخ سے ہی اکتساب فیض نہیں کی بلکہ پیاس علم آپ کو دوسرے شہروں کے سفر پر  
 مجبور کرتی رہی اور آپ نے اس طلب میں کئی سفر کیے۔ اصل میں پہلی صدی ہجری ہی  
 سے حصول علم میں سفر لازمی شرط تھی اور اپنی جگہ اس کے بے شمار فوائد تھے۔ امام شافعی  
 اس بارے میں فرماتے ہیں۔

ساحرب فی طول البلاد وعرضہا ان مرادی اواموت عربیاً

فان تلفت نفسی فاللہ ذرہا وان سلمت کان الرجوع قریباً

ترجمہ: میں عنقریب کئی شہروں کا سفر کروں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے مراد ملے یا مسافرت  
 میں جان چلی جائے اگر میں اس راستے میں اپنے نفس کو تلف کر دوں تو میرے لیے  
 اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار انعامات ہیں اگر سلامت رہا تو میرا مقصود یعنی علم قریب ہو  
 گا۔

یحییٰ بن معین سے مراد یہ ہے کہ ہدایت اس سے نہیں مل سکتی جو چار چیزوں  
 سے خالی ہو۔ ایک ان میں یہ چیز ہے کہ آدمی اپنے شہر ہی میں کنویں کا مینڈک بنارہے  
 اور دوسرے شہروں کا علم کیلئے سفر نہ کرے۔

امام عینی نے پہلا سفر اپنے قریبی شہر حلب کی طرف کیا۔ ۷۸۳ھ امام جمال



یوسف بن موسیٰ الملطی (۸۰۳ھ) سے فقہ حنفی میں ہدایہ اور شرح کی سماعت کی۔  
حیدر الروجی سے سراجی اور اس کی بعض شروحات کی تحصیل کی۔

والد کی وفات: حلب میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر ملی۔ اس وجہ سے آپ  
اپنے شہر واپس آ گئے۔ (۸۴۷ھ)

کچھ عرصہ اپنے شہر میں قیام کیا پھر آپ نے بہنا کی طرف سفر کیا اور ولی  
الدین السہنی سے کچھ اسباق پڑھے۔ بعد ازاں آپ کی طرف گئے جہاں عبدالدین  
لکھتاوی سے ملتے ہوئے ملطیہ چلے گئے جہاں بدرالدین کشانی سے کسب فیض کیا۔  
یہاں سے آپ واپس اپنے گھر آ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ حج کے ارادے  
سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ دمشق میں داخل  
ہوئے۔ دمشق میں آپ نے علماء سے اسباق بھی پڑھے۔

1. بہنامین تاب کے شمال مغرب میں دودن کی مسافت پر ایک سرسبز و شاداب  
اور انتہائی خوبصورت شہر تھا جس کو فسیل گھرے ہوئے تھی۔

2. کئی اشام کا انتہائی بلند قلعہ والا شہر تھا۔ ملطیہ سے دودن کی مسافت پر واقع تھا۔

بیت المقدس کی زیارت: ۸۸۷ھ میں آپ بیت المقدس کی زیارت کے لیے  
گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات علامہ علاء الدین سیرامی سے ہوئی۔ اس ملاقات کے  
بارے میں آپ خود لکھتے ہیں۔

”قدمت انالی القدس لزیارۃ فاجتمعت بہ و کنت اسمع  
بإدلی شیخ ولم ارتہ وفی قلبی اشتیاق عظیم فوجدتہ افضل الناس



علموا وحسن الناس ملقاو حلماود عتني صحبته المنيقه ان اذهب  
المارلديارا لامصرته في خدمتيه ولم يكن ذلك بيالي بل كان في خاضري  
تكميل الزيارة والرجوع الى الوطن فلما رائيت هذا تركت الوطن والاھل  
و توجهت الديار المصرية بعد اقامتنا في القدس عشرة ايام۔“

ترجمہ: میں بیت المقدس کی زیارت کیلئے حاضر تھا۔ وہاں اجتماع کثیر میں شیخ  
علاء الدین کی آمد کی اطلاع ملی میرے دل میں ان سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ ان  
سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے مصر چلنے پر اصرار کیا حالانکہ میرا دل وطن کیلئے تڑپ رہا  
تھا لیکن ان کے اصرار پر بیت المقدس میں دس دن ٹھہرنے کے بعد مصر کی طرف کوچ  
کیا۔

دونوں نے مصر پہنچنے کے بعد مدرسہ ظاہریہ البرقویہ میں قیام کیا۔ جہاں شیخ موصوف  
نے امام عینی کو اپنا نائب بنالیا اور امام عینی دن رات ان سے اکتساب کرنے لگے۔

(عقد الجمان ۲۶/۳۱۰-۳۱۱)

مدرسہ ظاہریہ فوقیہ میں قیام کے دوران آپ نے درج ذیل کتب پڑھیں۔

ہدایہ، الکشاف، توضیح تلویح، شرح التلخیص،

معانی و بیان

قاہرہ ان دنوں مرجع خلافت تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ

افروز تھے امام عینی نے یہاں بڑی مستقل مزاجی سے جو علوم و فنون اپنے دامن میں  
سمیٹے ان کی تفصیل اختصاراً درج ہے۔

امام احمد بن حنبلہ (م ۸۰۹ھ) سے فقہ پڑھی۔

امام سراج الدین بلقینی (م ۸۰۵ھ) سے محاسن الاصطلاح فی علم الحدیث جو کہ انھی کی

تصنیف ہے پڑھی۔

تقی الدین الدجوی (م ۸۰۹ھ) سے صحاح ستہ کی سماعت کی سوائے نسائی شریف کے۔ الدین العراقي سے (م ۸۰۶ھ) صحیح مسلم، الامام لابن الدقیق اور صحیح بخاری کی سماعت۔ مسند احمد، الداری، مسند عبد بن حمید وغیرہ کی سماعت بھی الزین عراقی کے پاس کی۔ ابن الکویک کے پاس الشفا اول تا آخر پڑھی اور اس کی روایت کی اجازت حاصل کی۔

امام نور الدین لقوی (م ۸۲۷ھ) سے الدار القطنی، سنن الکبریٰ نسائی، التسهیل لابن مالک پڑھیں۔

شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصابیح السنۃ بغوی تغریٰ برمش تبرکمانی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سماع جوہری سے امام سراج الدین عم اور حافظ نور الدین دمشقی کے پاس کیا۔ ۹۳۷ھ میں آپ دمشق چلے آئے جہاں النجم ابن الکثک الشافعی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قرأت کی۔

قرآن سے امام عینی کے ایک دوسرے سفر کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تفصیل مخفی ہیں۔ فقط امام عینی کے اس قول سے اشارہ ملتا ہے جسے آپ نے عمدۃ القاری کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے شمالی بلاد کی طرف بخاری کی تعلیم کیلئے سفر کیا۔ آنحویں ہجری کے قبل تا کہ صاحبان علم سے اپنا دام بھریں اور دامن طلب علم کو پھولوں سے سرسبز کر سکیں۔

مدرسہ نوریہ پہلا دارالعلوم ہے جو سلطان نور الدین نے سب سے پہلے تعمیر کروایا۔ اس کے سب سے پہلے شیخ حافظ ابوالقاسم ابن عسا کر تھے پھر بعد میں ان کے



امام اسام اور زید ابن عسا کر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں علم الدین برزانی  
 اس فرماتے رہے اور اس کے صحن میں سلاخ کی قبر ہے۔

امام بیہقی نے اپنی کتاب ”کشف القناع المرئی“ میں لکھا ہے کہ انھوں نے  
 کے شہر قونیہ میں (علامہ جلال الدین انصاریؒ متوفی ۶۶۲ھ) کی قبر کی زیارت کی  
 تھی۔

امام بیہقی نے تحصیل علم میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنے ہم  
 سر علما کے حسد کی وجہ سے مدرسہ برقوقیہ چھوڑنا پڑا۔ اس سے آپ بڑے دل برداشتہ  
 ہوئے لیکن شیخ الاسلام علامہ بلقینی نے آپ کی دل بستگی کا سبابان بڑی شفقت سے  
 بیان کیا۔ امام بیہقی نے مدرسہ چھوڑنے کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

”میں اپنی خدمات بڑی دل کی لگن سے انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران شیخ  
 علامہ الدین سیرامی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اس سبب سے میں نے یہاں سے جانے  
 کا ارادہ کیا۔ شیخ جبرکس الخلیلی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور بنے شیخ کی آمد تک یہ  
 سلسلہ موخر کر دیا گیا۔ میں دو ماہ تک درس و تدریس میں مشغول رہا یہ سارا شغل علامہ  
 خلیلی کی مکان پر ہوتا تھا۔ بعض خادموں نے علامہ خلیلی کے پاس میرے خلاف  
 باتیں کیں جس سے میرے اور علامہ خلیلی کے درمیان محبت کو کم کر دیا یہاں تک کہ  
 علامہ خلیلی نے مجھے مدرسہ اور مصر چھوڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ علامہ بلقینی کو معاملے کا علم  
 ہوا تو آپ نے علامہ خلیلی کو سمجھایا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ اہل علم کو اپنے آپ سے دور بھگا  
 رہے ہو حالانکہ لوگ اہل علم کو قریب لانے کیلئے سو سو جتن کرتے ہیں بعد ازاں علامہ  
 خلیلی نے اپنے فعل پر شرمندگی کا اظہار کیا اور مجھ سے معذرت کی اسی واقعہ کو آپ نے

کنز الدقائق کے مقدمے میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں مجھ پر مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے لیکن میں سوچتا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قیل و قال میں مصروف رہتے ہیں۔“

اس فضا میں علامہ یعنی زیادہ عرصہ قاہرہ میں نہ ٹھہر سکے اور کچھ عرصہ آپ اپنے شہر عین تاب واپس لوٹ آئے۔ عین تاب آنے کے بعد آپ کا ارادہ پھر قاہرہ جانے کا نہ تھا لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر قاہرہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا کیونکہ عین تاب میں بھی فضا کچھ زیادہ سازگار نہ تھی اس کا تفسیلی سبب تو معلوم نہیں لیکن امام عینی نے اپنی تاریخ میں فقط اتنا بیان کیا ہے کہ جب دوبارہ قاہرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں لوگوں کو فقط جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے رہنا معمول بنالیا تھا۔

۹۲ھ میں منطاش الاشرافی نے سلطنت برقوق پر حملہ کر دیا اس حملے میں بعض دوسرے ممالک بھی اس کے ساتھ تھے۔ انھوں نے عین تاب کا محاصرہ کر لیا جبکہ امام عینی شہر میں موجود تھے۔

امام عینی کی تعلیمی مصروفیات: ۸۱۹ھ میں المدرستہ المویدة کی

قاہرہ میں بنیاد رکھی گئی۔ امام عینی اس میں پہلے استاد حدیث مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ بعد ازاں مدرسہ محمودیہ (جس کا نام ان دنوں الجامع الکریدی ہے) میں فقہ کی تدریس فرمائی۔ امام عینی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان مدارس میں بخاری، مسلم، مصابیح السنۃ، ودیگر کتب حدیث کی تدریس فرمائی۔ فقہ میں مجمع البحرین، نحو میں شواہد الکبریٰ والضرعی، صرف میں التصریف العزی، ادب میں مقامات اور



تاریخ میں بھی بعض طلبہ کو اسباق پڑھائے۔ اس کی شہادت آپ کے تلامذہ کے بیانات سے ملتی ہے۔

امام عینی کی سیاسی خدمات: امام عینی کچھ عرصہ درس و تدریس فرماتے رہے لیکن بعد میں آپ نے تین اہم عہدوں پر کام کیا۔ وہ عہدے درج ذیل ہیں۔

1. الحسبہ
2. نظر الاحباس
3. قضاء القضاة

الحسبہ: اس عہدے کے بارے میں ابو العباس احمد بن علی القلعششدی اپنی کتاب "صبح الاشی فی صناعة الانشا" میں لکھتے ہیں کہ یہ بڑا عظیم الشان منصب تھا۔ جو امر دینی اور معاشی اصلاح کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ وہ تجاویز پیش کرتا تھا جن سے ملک میں معاشی استحکام کی راہیں تلاش کی جاتی تھیں۔

نظر الاحباس: اس محکمے کے ذمے مصری دیہات میں قائم شدہ مدارس کو اخراجات فراہم کرنا تھا۔ مساجد کی تعمیر و مرمت اور صدقہ و خیرات کی وصولی بھی اس محکمے کے سپرد تھی۔ اس عہدے کی ابتدا حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ آج کی اصلاح میں اسے وزارت اوقاف کہا جاتا ہے۔

قضاء القضاة: اس محکمے کا کام مقدمات کے فیصلے اور احکام شریعہ کی تنفیذ کرنا تھا۔ پورے مصر میں یہ عہدہ بڑا جلیل القدر عہدہ سمجھا جاتا تھا۔

امام عینی کے تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل جن لوگوں کو ان عہدوں پر فائز کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رشوت لینے کے جرم میں نکال دیے گئے تھے۔

”فضاء دمشق“ نامی کتاب میں ان لوگوں کے اسما محفوظ ہیں جو ان عہدوں سے مختلف الزامات کے تحت نکالے گئے تھے۔

اصل الدین اسلمی، محمد الشاذلی، ستم الدین حنائی، عمر بن موسیٰ بن الحسن السراج القرشی المعروف ابن الحمصی اور جلال الدین بن بدر الدین بن ہریر مختلف الزامات کے ثبوت کے بعد نکالے گئے تھے۔

امام یحییٰ کے تقرر کا دلچسپ واقعہ: علی بن داؤد اسیر فی اپنی کتاب ”غزوة النفوس والبدان“ میں لکھتے ہیں۔

جب کئی افراد اس عہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو سلطان نے امام یحییٰ کے تقرر کی خواہش کا اظہار کیا۔ جب ابن الباززی نے سنا تو اس کو یہ بات بڑی لڑا لڑی۔ اس نے اپنے منہ میں شول ابراہیم بن حسان ہندی کو اس عہدے کے حصول میں مشغول کر دیا۔ اور اسے پیسے دیکر ایک خط سلطان کو لکھوایا۔ لیکن سلطان کا جواب وہی تھا۔ یعنی اس نے کہا ”لقد عینت هذا الوظيفة للقاضي بدر الدين العيني“ اس طرح امام یحییٰ کا تقرر ہوا۔

امام یحییٰ نے ان عہدوں پر اتنی ایمانداری سے کام کیا کہ اس کی مثال پہلے نہ ملی تھی۔ آپ نے کئی دفعہ استعفیٰ بھی دیا لیکن مجبور کرنے پر دوبارہ کام کرتے رہے۔ وجہ یہ تھی کہ امام یحییٰ کی ساری زندگی ان برائیوں کے خلاف جہاد کرتے گزری تھی۔ رشوة کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

وهذه ثلثة في الاسلام وماذان الا من اشراط ساعة وقد لعن

صاحب الشرع المرشاة في الامور الدينية۔



ترجمہ: یعنی رشوت لینا اسلام میں حرام ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ایک ہے حضور علیہ السلام نے امور دین میں رشوت کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کی امانت و دیانت کو کسی نے بھی طعن کا باعث نہیں بنایا حالانکہ مقریزی ابن حجر جیسے افراد بھی اس معاملے میں آپ پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ مقریزی وہ شخص ہیں جن معزولی کے بعد آپ الحسبہ کے عہدے پر متمکن ہوئے تھے۔

آپ نے ولایت الحسبہ کا عہدہ ۸۰۱ھ میں قبول کیا پھر ایک مہینے بعد چھوڑ دیا پھر ۸۰۶ھ میں قبول کیا اور ۸۲۷ھ میں چھوڑ دیا۔ نظر الاحباس کی حیثیت سے آپ کا تقرر ۸۰۴ھ میں ہوا، ۸۲۳ھ تک آپ کے پاس موجود رہا۔

قاضی القضاۃ کی حیثیت سے آپ نے ۸۲۹ھ سے ۸۳۳ھ تک کام کیا۔ دوسری مرتبہ ۸۳۷ھ سے ۸۴۲ھ تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے امام یحییٰ کی عہدہ ولایت حسبہ کی مدت کا جدول اس طرح سامنے آتا ہے۔

۸۰۱	ذی الحجہ	_____	مقریزی کی جگہ عہدہ حسبہ آپ پر مقرر ہوئے
۸۰۲	الثانی من المحرم	_____	جلال الدین الطنبی آپ کی جگہ مقرر ہوئے
۸۰۲	۱۴ ربیع الاخر	_____	دوبارہ الطنبی کی جگہ آپ
۸۰۲	۱۶ جمادی الاخریٰ	_____	آپ نے استعفیٰ دیا اور مقریزی آپ کی جگہ آئے
۸۰۳	۱۴ ربیع الاخریٰ	_____	ابن النجاشی کی جگہ
۸۰۳	۷ جمادی الاخریٰ	_____	ابن النجاشی آپ کی جگہ
۸۱۹	۱۴ ربیع الاخریٰ	_____	ابن النجاشی کی جگہ آپ
۸۲۵	۲۱ شعبان	_____	محمد بن شعبان آپ کی جگہ

۸۲۹ ۱۱ محرم \_\_\_\_\_ صدرالدین بن الحجی کی جگہ امام عینی

۸۳۳ ۱۴ ربیع الدخر \_\_\_\_\_ آپ کی جگہ ایناں الشمانی

۸۳۵ ۱۳ اول رجب \_\_\_\_\_ ایناں الشمانی کی جگہ امام عینی

۸۳۵ اول رجب \_\_\_\_\_ بدرالدین ابن نظر اللہ آپ کی جگہ

۸۳۴ ۷ ربیع الاخری \_\_\_\_\_ لیلیٰ بن خراسانی نصر اللہ کی جگہ

۸۳۶ ۲۹ شوال \_\_\_\_\_ علی یار خراسانی کی جگہ امام عینی

۸۳۷ ۱۲ صفر \_\_\_\_\_ آپ کی جگہ علی یار خراسانی

اس جدول الحسبہ کی تفصیل مع مدة اشغال امام عینی کے ساتھ دوسرے عہدہ داروں کی تفصیل بھی آگئی ہے۔

نظر الاحباس کا عہدہ بغیر کسی وقفہ کے ۳۶ برس تک آپ کے پاس رہا۔ عہدہ قاضی القضاۃ پہلے چار سال اور دوسری مرتبہ آٹھ سال آپ کے پاس رہا۔

امام عینی کا عہدہ حسب کی سربراہی سے استعفیٰ

امام عینی کے استعفیٰ کی وجہ امام مقریزی نے اپنی کتاب ”السلوک“ میں اور

حافظ ابن حجر نے ”انباء الغمر“ میں بیان کی ہے لیکن اس کو تفصیل کے ساتھ خود امام

موصوف نے بیان کیا ہے۔ انہی کے بیان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے امام عینی لکھتے

ہیں۔

ایک دفعہ بیت المال میں کپاس کی چھ ہزار گانٹھیں اور اتنے ہی چنے موجود

تھے۔ ان میں سے ایک اردف (مصری اصطلاح) کی قیمت ۳۵ درہم تھی۔ تو اہمیتش



نے ان اجناس کو فی اردف 60 درہم فروخت کرنے کا حکم صادر کیا تو میں نے اس کی مخالفت کی اور اسے مارکیٹ ریٹ کے متعلق تفصیلاً بتایا لیکن اس پر لالچ کا اتنا غلبہ تھا کہ اس نے اخلاقی حدود کا بھی خیال نہ کیا۔

اس پاکیزہ موقف کی بنا پر امام عینی کو عہدہ چھوڑنا پڑا کیونکہ آپ قیمت میں کرائی کو عوام کے لیے مضرت سمجھتے تھے۔  
دوسری دفعہ کے متعلق امام عینی لکھتے ہیں۔

مجھے سلطان نے طلب کیا اور جب قبول کرنے کی استدعا کی۔ میں نے بڑی عاجزی سے معذرت چاہی اور عرض کی کہ زمانہ بڑا عجیب آسمان ہے اس دور میں اس عہدہ پر کام کرنا میرے لیے بڑا مشکل ہے۔ سلطان نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں ہر معاملے میں آپ کا دفاع کروں گا۔ ایسے میں حاضرین نے بھی اسی پر زور دیا کہ مجھے سلطان کی درخواست قبول کر لینی چاہیے۔ اسی حالت میں محفل درخواست ہو گئی اور میں واپس آ گیا۔

دوسری بار پھر سلطان کے اصرار پر امام نے عہدہ حسبہ پر کام کرنا قبول کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر آپ کی طبیعت اس سے اکتا گئی کیونکہ آپ کی باتوں کو قابلِ غماز بنانے میں لوگ کوتاہی کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس بات نے مجھے انتہائی دکھ پہنچایا کہ میں تو عوام کی فلاح کیلئے رات دن کوشاں رہوں اور دوسرے میرے ساتھی بے ایمانیوں کی بنا پر اپنے دامن میں جہنم کی آگ بھرتے رہیں میں نے اس راستے میں اتنی مصیبت جھیلی کہ راتیں سفر میں گزار جاتی آرام و سکون جاتا رہا۔ لیکن جب اپنے محکمے پر نظر ڈالتا ہر کوئی وراثی و مرثی

نظر آتا اس بنا پر میں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کی غلطی کی سزا امام عینی کو عوامی رد عمل کی صورت میں بھگتنی پڑی۔ کیونکہ قلعہ کے باہر عوام آپ کو مارنے کے لیے دوڑ پڑے تھے لیکن سلطان نے انھیں گرفت میں کر کے سخت سزائیں دیں۔ مقریزی نے قیمتوں کی گرانی کا ذمہ دار امام کو ٹھہرایا تھا لیکن ہم ان کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ باتیں اور کسی نے نقل نہیں کیں۔ کیونکہ قاضی القضاء کا عہدہ اس ان کی باتوں کو ماننے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک غیر مقبول آدمی اس عہدہ پر کیسے قبول کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ امام عینی بعد میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ آپ کے شاگرد ابن تفری بردی "المہمل الصافی" میں لکھتے ہیں۔

امام عینی نے تمام آلائشوں سے پاک زندگی گزاری اور ان کی عظمت علمی کو ہر شخص سلام پیش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان خود آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔

امام سخاوی نے عہدہ قضا کی تقریب کا احوال اس طرح تحریر کیا ہے۔ مدرسہ شیخونہ کے شیخ کی وفات کے بعد قاضی کی تقرری ایک اہم مسئلہ تھا۔ لوگ قاضی زین الدین القمینی کی بدلی ان کو قاضی مقرر کرانے کیلئے پوری طرح سرگرم تھے۔ سلطان نے رات کو امام عینی کو ایک لباس دیا اور صبح محفل میں آتے وقت زیب تن کرنے کیلئے کہا۔ امام عینی اصل بات سے لاعلم تھے امام عینی صبح جب محفل میں آئے تو وہاں ان کا استقبال قاضی کی حیثیت سے کیا گیا کیونکہ وہ لباس قاضی کا لباس تھا۔ اس طرح آپ قاضی مقرر ہو گئے۔

امام عینی کے ہم عصر فرماں روائے مصر

امام عینی نے 9 فرماں رواؤں کے ساتھ وقت گزارا

1. الملک الطاہر برقوق ۷۸۴ھ تا ۸۰۱ھ

2. الملک ابوالسعادات فرج بن برقوق ۸۰۱ھ تا ۸۰۸ھ

3. المنصور ۸۱۵ھ تک

4. الملک المودیش ۸۲۳ھ تک

5. الظاہر ططر چند دن تک

6. محمد الملک الصالح ۸۲۵ھ تک

7. الدسرف برسبای ۸۳۱ھ تک

8. یوسف ۸۳۲ھ تک

9. الظاہر قہمق ۸۵۷ھ تک

اور قاضی زین الدین اتقیہی کو مدرسہ الشیخوئیہ میں بھیج دیا گیا کیونکہ ایک آدمی دو عہدوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔

شاہ رخ بن تیمور لنگ کی نذر اور عینی اور ابن حجر میں مکالمہ۔

۸۳۸ھ میں شاہ رخ بن تیمور لنگ نے سلطان اشرف برسای سلطان اشرف چاروں قاضی اکٹھے کر کے ان کی رائے طلب کی۔ تو امام عینی کی رائے یہ تھی کہ اس کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی رائے دی کہ یہ نذر جائز ہی نہیں کیونکہ یہ فقط ناظر الحرمین کے لیے جائز ہے۔ تو مجلس نے امام عینی کی رائے پر فیصلہ دے دیا۔



سلطان اشرف اکثر یہ جملہ امام عینی کے بارے میں کہتے تھے ملک الموید نے امام عینی کو آزمایا بھی تھا کہ کسی طرح امام کے اندر جھانک سکوں لیکن سوائے شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہ آیا بلکہ دل میں آپ کی محبت عقیدت میں بدل گئی۔ اس نے آپ کو جامعہ المویدہ میں درس حدیث دینے پر آمادہ کیا۔ اس نے کئی دفعہ آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا حسن میں محمد پاک بن فرحان کو فرماں سلطنت کی رو سے گواند کی تقرری خصوصاً قابل ذکر ہے۔ اظہر ططر کا دور حکومت اگرچہ طویل نہ تھا لیکن آپ کی کرامت کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔

اشرف برسبائی تو کئی سفروں میں آپ کو ساتھ لے کر گیا۔ البیرہ کے سفر میں دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ اشرف برسبائی کئی معاملات میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ اس معاملے میں امام عینی کے شاگرد ابن تفری بردی نمبر پر آتے ہیں۔ مسئلہ الکسۃ کی وجہ سے شاہ رخ کے دل میں امام عینی کی بہت عزت بڑھ گئی تھی۔

امام عینی کے زمانے میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ بادشاہ ایک سالانہ محفل منعقد کرتا جس میں علماء میں سے کوئی فاضل اجل پچھلے سال کی حاکم کی بے اصولیوں کی نشاندہی کرتا اور ساتھ علماء دین سلطنت بشمول بادشاہ کے پند و نصائح پر مشتمل کتاب پڑھ کر سنا تا امام عینی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بخشا کہ انھوں نے تین کتب بادشاہوں کو بالترتیب لکھ کر بھیجیں جو پند و نصائح سے بھرپور تھیں۔

امام عینی کا پہلا رابطہ جس واسطے سے پہلی دفعہ الملک برقوق کے ساتھ ہوا وہ بھی خاصا دلچسپ ہے۔ برقوق کو کوئی مسئلہ درپیش تھا جس کے حل میں کافی علماء سے رابطہ کر چکا تھا۔ لیکن ابھی تشنگی باقی تھی۔ اس دوران امام عینی کی کتاب ”العلم الحیب

فی شرح الکلم الطیب، پڑھی تو دل و دماغ روشنی سے بھر گیا پھر اس نے امام موصوف سے رابطہ کیا۔

اشرف برہان کے خزانہ فی الاری خصوصاً زین العابدین علیہ السلام وغیرہ ہر وقت تعریفیں کر کے بادشاہ کا دماغ روشن پرچہ بنے۔ تھے فہم امام مہینی تھے جو اس کو ٹوکتے۔ اس کو سابقہ حکمرانوں کے انجام سناتے تاریخ بتاتے اور ان کی اچھی باتوں کو بادشاہ کے کانوں میں ڈالتے رہتے اور بری باتوں کا انجام بھی اسے بتا دیتے۔ مصالح المسلمین کو ذہن نشین کروانے اور جنگوں میں امان و سلوک کی اہمیت پر زور دیتے اور مظالم سے روکتے۔ سلطان اشرف بھی آپ کی باتوں کو توجہ سے سنتا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ سلطان اشرف اپنے امراء کو اکثر کہتا

لولا الفاضی العینی ما حسن اسلامنا ولا عرضنا کیف سیر فی المملکۃ ترجمہ: اگر قاضی عینی نہ ہوتے تو ہم اچھے مسلمان نہ بن سکتے تھے اور نہ جانتے کہ مملکت کیسے چلائی جاتی ہے۔

سلطان اشرف آپ سے بہت زیادہ متاثر تھا وجہ یہ تھی کہ اس کو مغربی میں تخت پر بٹھادیا گیا تھا جبکہ علمی طور پر بھی ایک کمزور آدمی تھا۔ ایسے عالم میں فقط امام عینی کی ذات ایسی تھی جس نے اس میں اعتماد پیدا کرنے کے ساتھ سیاسی بصیرت کی تعلیم بھی دی۔ بعض معاملات میں جب اس کی عقل تدبیر معاملات میں عاجز آ جاتی تو وہ خود آپ سے مشورہ کرتا جیسا کہ اس نے قبرس اور قابل کی جنگوں میں فوج بھیجنے یا نہ بھیجنے کا مشورہ کیا تو امام عینی نے اسے فقط قبرس میں جم کر لڑنے کا مشورہ دیا۔

(انجوم الزاہرہ ۱۱۵/۱۱۰)

بعض لوگ امام عینی کے تعلقات مملوک پر اعتراض کرتے تو امام عینی کا جواب ان الفاظ میں ہوتا۔

اذا صلح صلح الشعب اذ فسد فسد الشعب

ترجمہ: جب بادشاہ سدھ رہ جائے تو قوم سدھ رہ جاتی ہے اور جب بادشاہ بگڑ جائے تو قوم بگڑ جاتی ہے۔

ابن تھری بردی لکھتے ہیں۔

سلطان اشرف کے دربار میں سیف الدین شرنی نامی آدمی تھا۔ جو بادشاہ کے بڑا قریب سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا انکار بادشاہ کا انکار بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیف الدین اشرفی کی موجودگی میں بادشاہ نے امام عینی سے کوئی ایسی نصیحت چاہی جو تمام کیلئے فائدہ مند ہو۔ امام عینی نے شراب کی برائیوں اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ دلائل سے اتنی شدید مذمت بیان کی کہ تمام لوگ سمجھے کہ بادشاہ غصہ کرے گا لیکن محفل کے اختتام پر سلطان اشرف نے فقط اتنا کہا کہ قاضی صاحب جتنی مذمت آپ نے شراب کی بیان کی ہے اتنی ہی مذمت کسی دن رشوت کی بھی ضرور کریں یہ سن کر تمام مسکرانے لگے سیف الدین اشرفی کو یہ باتیں پسند نہ آئی تھیں۔ لیکن امام عینی احقاق حق اور ابطال باطل میں کسی کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے والے ہرگز نہ تھے بلکہ آپ کو فقط اللہ و رسول کی رضا کا خیال رہتا تھا۔

سلطان اشرف آپ سے عبادات کے مسائل میں بھی رجوع کرتا تو آپ اسے اسکی فہم کے مطابق جواب دیتے۔  
امام عینی غیرت علم میں بے مثل آدمی تھے۔



حافظ ابن حجر شوافع کے قاضی تھے جبکہ احناف کے قاضی سعد الدین الدیری تھے یہ دونوں بادشاہ کے پاس دو دو اور بعض اوقات تین تین دفعہ حاضری دیتے تھے۔ امام عینی نے انھیں فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ طلب مناصب کیلئے کرتے ہیں اور درجات میں بلندی کے لیے کرتے ہیں تو یہ علم کی حرمت کے منافی ایسا نہ چاہیے کیونکہ ایسا کام فقہا کی علمی طور پر نقصان دہ ہوتا ہے۔

امام سخاوی نے اس واقعہ کو غلط کہا ہے فرماتے ہیں کہ اس فقرے کی نسبت امام عینی کی طرف کرنا غلط ہے کیونکہ آپ تو خود بادشاہ کے پاس جاتے تھے۔ لہذا ہمیں حافظ ابن حجر اور تمام کی نسبت حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ بعض لوگوں نے امام عینی کی طرف ایک واقعہ کی نسبت کی ہے۔

ایک دفعہ محمد بن احمد بن ابراہیم داود شرف ابی المعانی (المتوفی ۸۷۳ھ) نے سلطان اشرف کو مخاطب کر کے یہ آیت پڑھی۔ ”یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی“ بادشاہ نے امام عینی کی طرف دیکھا تو امام نے شرف سے کہا کہ بادشاہ کو مخاطب کر کے ایسی آیت نہ پڑھنی چاہیے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سزا دی جو کہ امام کی موجودگی میں دی گئی۔ اس بات کی تکذیب کے دلائل۔

یہ واقعہ السیف المھند للعینی کے مصنف نے لکھا ہے۔ جبکہ خود اس کے قول کے مطابق امام عینی کے عہدہ حسبہ ۸۴۲ھ تک ہے بعد میں آپ نے کوئی وظیفہ قبول نہ کیا بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔

دو غلطیاں: اس بات میں بھی دو چیزیں غلط ہیں

1. امام عینی کا عہد و حسبہ پر ملازمت ۸۴۷ھ تک ہے نہ کہ ۸۴۲ھ
2. امام عینی ۸۵۳ھ تک مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قطعاً غلط ہے۔

## امام عینی کے اہم تلامذہ

امام عینی کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جنہوں نے حدیث، فقہ، اصول میں اتنا نام اکیا کہ اپنے اپنے میدان میں امام کہلائے۔ ان میں فقط احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب ثلاثہ کے تلامذہ بھی شامل ہیں امام کے تلامذہ میں مصری، شامی، حجازی اور بعض مغربی ممالک کے کثیر طلبہ شامل ہیں۔

امام عینی نے تقریباً چھتیس سال فقط حدیث پاک کی تدریس کرتے ہوئے گزارے۔ خصوصی طور پر آپ نے حدیث پاک کو ترجیح دی۔ دوسرے علوم میں تاریخ و نحو، ادب فقہ عروض وغیرہ میں بھی آپ نے تدریس کی۔ کام یہی رہا ہاں البتہ مدارس کے نام بدلتے رہے۔ امام عینی کے تلامذہ کی تعداد کا احصاء ممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس فقط وہ نام ہیں جنکا تذکرہ امام نے خود یا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں میں کیا اس دور کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بڑی دلچسپ سامنے آتی ہے کہ اکثر لوگوں نے اپنی کتب میں فقط دو افراد کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا۔ ان میں امام عینی اور دوسرے حافظ ابن حجر ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں بڑے دلچسپ انداز میں مقابلہ بازی کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تلامذہ کی تعداد میں بھی تقابل موجود ہے لیکن ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط اتنا واضح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور امام عینی دونوں کی حیثیت اپنے اپنے میدان میں مسلم ہے لہذا مشترک میدان میں ہم مستقل گفتگو کریں گے۔



## امام عینی کے تلامذہ

1. امام ابن حمام 2. امام سخاوی
  3. ابوالفضل العسقلانی 4. طنبی
  5. ابوالبرکات عسقلانی 6. ابن تغری بردی
  7. نورالدین دکانی 8. حجازی
- یہ وہ صاحب تصانیف تلامذہ ہیں جو اپنے اپنے فن میں بلاشبہ امام کے درجے پر فائز  
تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (الضوء الامع، 1/8 تا 32)

ہم صرف دو کا ذکر کرتے ہیں

## کمال الدین ابن الہمام

نام۔ محمد بن عبدالواحد بن عبد الحمید بن مسعود ایسوی الحنفی المعروف کمال الدین

بن الہمام

احناف کے نمایاں ترین فرد کمال الدین ابن الہمام کسی تعارف کے محتاج نہیں کیونکہ ان کی کتب ہر طبقہ زندگی میں معروف ہیں۔ سرخیل فقہاء میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کے والد روم کے شہر ایسواس میں قاضی تھے۔ پھر اسکندریہ میں قاضی رہے۔ آپ کی عمر بھی دس سال تھی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور اس طرح آپ اپنے نانا کی نگرانی میں آ گئے۔ ابن الہمام نے فقہ کی تدریس مدرسہ منصورہ، قہر صالح اشرفیہ، شیخونہ میں کی۔ آپ عربی فارسی اور ترکی زبان مثل مادری زبان کے رواں بولنے کی قدرت رکھتے تھے۔ حج کیا آپ زمزم پیا اور دیگر سعادتیں حاصل کی۔ ان کی وفات حقیقت اسلام پر ہوئی۔

آپ دیانات، تفسیر، فقہ، اصول، فرائض، حساب، تقوٰف، نحو، صرف، بیان، بدیع، منطق، جدل، ادب موسیقی اور بہت سے علوم و فنون کے مجمع تھے۔

آپ جب امام یعنی کے پاس حاضر ہوئے تو اپنے دقیق ترین خیالات امام کو سناتے تو امام ان کے جوابات دوستانہ انداز میں دیتے۔

ابن الہمام نے امام یعنی کے علاوہ جن اساتذہ سے مختلف علوم و فنون تکمیل کی ان میں

علامہ سراج

شمس الدین باطنی، شمس الدین الزاریتی، جلال الدین الہندی، یوسف الحمیدی، ابو

رد العرائق، ابن حجر شامل ہیں۔

امام عینی سے ان کا رابطہ کافی عرصہ رہا کیونکہ مدرسہ المودیدیہ میں آپ حدیث پاک کے سوال و جواب سے معمور تقریر کیا کرتے تھے۔ امام عینی سے آپ نے ”دوادین السبع فی اشعار العرب“ سبقتا پڑھی۔

ان کے تلامذہ میں احناف نقی الشمنی، قاسم بن قطو بغا، سیف الدین قطو بغا، شوافع میں ابن خضر، المناوی الورڈی، مالکیہ میں عبادۃ، طاہر، القرائی، حنابلہ میں جمال ابن ہشام۔ علامہ سیوطی کے اساتذہ میں یہ ایک ہیں۔

امام عینی ان کی وقت نظر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کو جب پتہ چلتا کہ آپ آنے والے ہیں۔ تو تمام اسباق بند کر دیتے تھے اور فقط آپ سے گفتگو کرتے اور سنتے تھے۔ بہت سے علما منظرے میں آپ کو حکم مقرر کرتے۔ اسباطی اور العلا انجاری کے درمیان مناظرے میں آپ حاضر تھے دوسرے ابن الغارض تھے۔ بلکہ آپ کے متعلق کہا جاتا تھا ”انہ نعم العلماء“ وہ تو علما کے بھی حکم ہیں۔

اسباطی کے بقول ”وہو صلح ان یكون شیخا“۔ وہ تو شیخ کہلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بالجملہ ابن الھمام صلاح، زہد، تحقیق و تدقیق میں بے مثل تھے۔ یہ بات ان کی کتب کے قاری پر روشن ہے کہ آپ کو اصول و فروع میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کی وفات ۸۶۱ھ میں ہوئی۔ ایسا مجمع الصفات آدمی بعد کی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔

تصانیف:

۱. شرح الھدایہ۔ فتح القدیر



2. المسامرة في العقائد المنجية من الآخرة
3. التحرير في أصول الفقه 4. زاد الفقير في الفقه
5. رسالة في أعراب سبحان والمحمد لله
6. إيضاح البدیع لابن الساعاتي وغيره

## امام سخاوی

۲۔

نام۔ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد شمس الدین ابوالخیر  
السخاوی القاہری الشافعی۔

ولادت۔ ربیع الاول ۸۳۱ھ

آپ نے صغیر سنی میں ہی قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عمدۃ  
الاحکام، المنہاج، القیر ابن مالک، اضیہ عراقی شاطبیہ، تختہ الفکر اور اسی طرح دیگر کئی  
کتب حفظ کر چکے تھے حالانکہ آپ کی عمر کے بچے ابھی گلیوں میں کھیلتے نظر آتے تھے۔  
امام سخاوی نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے پڑھا ان کے نام درج ہیں۔

محب بن نصیر اللہ، جمال عبد اللہ الزیتونی، زین رضوان الفقی، برہان بن خضر، تقی الدین  
اشمش، ابن قطلوبغا، ابن حجر وغیرہ ہیں۔

امام عینی سے کسب فیض کرنے کے متعلق اپنے تاثرات علامہ سخاوی ان الفاظ میں بیان  
کرتے ہیں۔

انه حوى فوائد كثيرة و زوائد عزيزة و ابرز مخدرات المعاني

بموضحات البیان حتى جعل ماخفى كالعیان ، فدل علی ان منشئه ممن  
ینخوض فی بحار العلوم و یتخرج من جدها المنشور والمنظوم و ممن له  
ید طولی فی بدائع التراکیب و تصرفات بلیغة فی ضنائف التراتیب زاده الله  
تعالیٰ و فضلًا ینوق له علی انظاره و تسمو به فی سماء قریحة قوة افکاره  
انه علی ذلک قدیر و بالا جابة جدیر۔  
(الضوالا مع ج ۸ ص ۳۵)

امام سخاوی نے اکاملیہ کی دارالحدیث، الفاضلیہ اور المکتبہ الترمذیہ میں تدریس فرمائی۔  
۸۷۰ھ میں حج کیا اور بیس مقدس مقامات پر اپنی بعض تصانیف مکمل کیں۔

امام سخاوی نے سب سے زیادہ اخذ و استفادہ حافظ ابن حجر سے کیا۔ حافظ ابن حجر کا معمول تھا کہ وہ اپنے خادم کو بھیج کر انھیں بلا کر اسباق پڑھاتے تھے۔

مکہ میں بیعت اللہ، حجر، غار ثور، صبل، حراء، جعرانہ منی، مسجد حنیف میں ایک عرصہ ٹھہرے اور وظائف میں مشغول رہے۔ دمیاطی اسکندریہ، بعلبک، حلب، دمشق، خلیل بیعت المقدس اور کئی دوسرے مقامات کی طرف سفر کیے ان سے کثیر تعداد میں لوگوں نے استفادہ کیا۔ ان کی اپنے ہم عصر علماء سے کافی علمی بحثیں ہوتی رہیں۔

آپ اپنے علم و فن کے ایسے ماہر تھے کہ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ تفسیر و فقہ لغۃ و ادب اور تاریخ میں بے بدل عالم تھے۔ جرح و تعدیل تو آپ پر ختم ہو گئی آپ نے ۹۰۲ھ میں وفات پائی۔

امام یحییٰ کی جو کتب میری نظر سے گزری ہیں میں نے انھیں حسن ترتیب و توثیق اور زبان و بیان کے اعتبار سے ممتاز پایا ہے۔ تاہم امام یحییٰ اپنے مذہب حنفی کا دفاع جا بجا کرتے نظر آتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کا احترام ان کے لہجے سے صاف نظر آتا ہے ان کی آراء و دلائل کا تفصیلاً تذکرہ کرتے ہیں۔ آئندہ صفحات میں تاریخ کی ترتیب سے کتب پر تبصرہ آپ کی نظر کا طالب ہوگا۔

## تالیفاتِ امام عینی

امام عینی جیسا کثیر تصانیف شخص ان کے زمانے میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ امام سخاوی لکھتے ہیں کہ امام عینی کی کتب حجم کے اعتبار سے زیادہ ہیں آپ کی کتب کی تفصیل انھوں نے کچھ نہ کچھ دی ہے لیکن ان کی کتب کی اصل تفصیل امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف القناع المزنی“ میں ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ دونوں قسم کی کتب کا تذکرہ تفصیلاً کیا ہے۔

امام عینی بہت ہی سربلغ الخط تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ انھوں نے قدوری شریف کی کتابت ایک رات میں مکمل کر لی تھی (الفوائد للہکنوی ۳۴)

امام عینی نے فقط نثر ہی نہیں بلکہ نظم بھی لکھی تاہم ان کی نثر نظم سے زیادہ ہے اور زیادہ مرتب ہوئی۔ تاہم ذائقے کیلئے چند اشعار درج ہیں۔ ہم صرف چند وہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ جن میں امام عینی نے اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف کی ہے۔

ذکر تاداع نبی محمد      طریبانہ عود مکرنا ولا کرم

فتلک مدامتہ یسوغ شرالہ      ولیس سر بہا ہم ولا اثم

آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کو بھی نظمنا لکھا۔ ان اشعار پر ابن حجر نے تنقید کی تھی۔ ابن تفسری بردی اور امام سخاوی نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی نظم نثر ہے کم تر تھی کیونکہ اشعار کے وزن درست نہ تھے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب ”بغیۃ الوعاة فی طبقات الغوین والحقا“ میں بعض اشعار کو



رز جاں بنانے کے قابل قرار دیا ہے یہ حضور علیہ اسلام کے عشق و محبت سے مملو ہیں اور بعض کو بے وزن قرار دیا ہے۔

امام عینی کی خامی کے طور پر بعض لوگوں نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ نے بعض الفاظ غیر متجمل و غیر مألوف استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح امام عینی اپنی کتاب ”مرائد القلائد“ میں یہ الفاظ لائے ہیں

محمد انا صاعاً ضافياً شر حراً شعلواً و شکر اھمياً سامياً عکمیاً  
شبدعاً لمن امامی رباع المجدئن رفعة و ترفعاً بكل کاتبیس حنعضماو  
لا ففعلاً بیج تدیم سیر لیم ذی معمع و وعوئماو لا سو کعاً و صلاة علی من  
لا یراقاو خافاً آب حاضر اقنعاً و علی آلہ و صحبة الذین تلوه و لا اللوه فظیعاً  
ولا فذعاً و اقتداه بهداه و ہدیہ مراغمین عکنکعاً مافاظ سلعاً شعشعان  
المعمحان اشہر آ و اجمعاہ۔

یہ تمام عبارات ”روضات الجنۃ“ سے نقل کی گئی ہیں جو کہ ایک شیعہ کی تصنیف ہے ہمارے احباب نے بھی بغیر تحقیق کے ایک شیعہ کی تحقیق پر اعتماد کر لیا ہے بغیر اس بات کے کہ شیعہ لوگ تو امام عینی کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں۔ انھی الفاظ کے بارے میں یوسف صالح حقوق لکھتے ہیں۔

لوگوں نے جن الفاظ کو امام عینی کی نثر کیلئے عیب بنایا ہے اگر ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی فصیح و بلیغ کی سمجھ میں ہی آ سکتے ہیں کیونکہ یہ بڑے ڈوب کر لکھی گئی نثر کے الفاظ ہیں۔

امام بخاری نے امام پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ انھوں نے بعض اسماء کو اساقط کر دیا۔

امام تقی الدین التمیر امام سخاوی کا رد کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

امام یعنی پر یہ الزام درست نہیں ہے کیونکہ اتنے کثیر التصانیف شخص سے ایسی بات عدا ہونا محال ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ جو آدمی ایسی باتوں میں سرکھپاتا ہو جس کے مرجع کے بارے میں تحقیق کرنی پڑے جیسا کہ امام یعنی نے الضوالامع میں کہی ہے تو ظاہر ہے کہ غلطی بھی ہوگی کیونکہ انسان خطا کا پتلہ ہے اور اس کا قلم بھی اغزش کا شکار ہو سکتا ہے اصل میں ہر اس تعصب کا اثر امام سخاوی پر ہے جو اس میں اسکے شیخ حافظ ابن حجر کی وجہ سے تھا۔

1- المستجمع فی شرح المجمع والمنتقى فی شرح املتی۔

اس کا ذکر یعنی، سخاوی، یوطی، حاجی خلیفہ، ابن الصحاد، شوکانی، لکھنوی نے کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتاب المصریہ دو جلدوں میں جلد اول (رقم ۴۱۸) جلد ثانی ۹۰۷ فقہ حنف پر موجود ہے۔

یہ مجمع البحرین کی شرح ہے جو کہ احمد بن علی بن تغلب المعروف ابن اساعاتی (۶۹۴) کی کتابیں ہیں۔

امام سخاوی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے امام یعنی نے 21 سال کی عمر میں لکھا اور امام یعنی کے اساتذہ و مشایخ نے اس کی تعریف کی اور تقاریظ لکھیں اس میں امام یعنی ائمہ ثلاثہ شافعی، احمد مالک کے اقوال ذکر کرتے ہیں اصل کے طور پر اور پھر صحیح وضعیف میں ترجیح دیتے ہیں۔ مشکل اعراب کو بیان کرتے ہیں اور فروع و اصول کی تشریح کے ساتھ غرائب کی شرح بھی کرتے جاتے ہیں۔

2. معانی الاختیار فی رجال معانی الآثار

اس کا ذکر عینی، سخاوی، التیمی، لکھنوی، کتانی، بروکلمان، اور سرزکین نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دارالکتب المصریہ میں (رقم ۷۲) موجود ہے ایک نسخہ ۳ جلدوں میں محف سرائے طوبکانی ترکی میں (رقم بالترتیب ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۷۷) موجود ہے۔

استاذ فہیم شلتوت نے السیف المہند کے مقدمے میں امام عینی کی کتب کے ضمن میں امام طحاوی کی کتاب کی شرح کا ایک جلد میں تذکرہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ ایسا واقع میں ثابت نہیں ہو سکا۔

3. المقدمة السودانیة فی الاحکام الدینیة۔

اس کی موجودگی کا ذکر سوائے بروکلمان کے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے مطابق مکتبہ ایاصوفیا میں (رقم ۴۳۹) موجود ہے۔

4. منحة السلوك فی شرح تحفة الملوک

اس کا ذکر عینی، ابن تفری بردی، سخاوی، حاجی خلیفہ، ابن العماد، سرکانی، لکھنوی اور بروکلمان نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں (رقم ۳۷۲۹) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ حسن الانکری میں (رقم ۱۱۸۲۹ / ۱۳) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔

تحفہ الملوک امام ابو بکر محمد بن ابو بکر عبدالحسن (م ۷۰۰ھ) کی فقہ حنفیہ پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس میں فقہ کے دس اجواب ہیں۔

طہارۃ، صلاۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، الذبائح، فرائض، الکسب۔

اس میں امام عینی نے فوائد کے ذکر کے علاوہ احادیث کی ترجیح کا اہتمام بھی کیا ہے ان میں سے ایک فائدہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جس طرح بڑے بچوں کے وقت بیچ، تحلیل و تکبیر حرام ہے اسی طرح حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام تو بھی اس میں شامل سمجھنا چاہیے مثلاً لھو و لعب کی مجلس صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ مزید گناہ گار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی تاجر متاع فروخت کرتے وقت اس نسبت سے پڑھتا ہے کہ اس سے مقابل پر پرہیز گاری کا رعب پڑے گا یہ بھی حرام ہے (مخطوطات مکیہ المرکز یہ مکہ المکرمہ ۱۳۱۵ ص)

امام سخاوی کے مطابق امام عینی نے یہ کتاب شیخ صفوی خاں صلی (م ۸۰۱ھ) جو کہ امراء بقوق میں سے تھا کی خواہش پر لکھی تھی۔

5. نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار  
اس کا نسخہ دارالکتب المعرید مؤلف ہی کے خط میں آٹھ جلدوں (رقم ۵۲۶) میں موجود ہے۔

6. وسائل التعریف فی مسائل التصریف  
دارالکتب المصریہ میں (رقم ۳۶۳۳) میں اس کا ایک نسخہ اور دوسرا نسخہ کتب بلد یہ منصورہ میں مؤلف ہی کے خط میں موجود ہے۔

7. تکمیل الاطراف  
اس کا ذکر علامہ کوثری نے عمدۃ القاری کے مقدمے میں کیا ہے۔ یہ ایک جلد میں مکتبہ حمید با (رقم ۳۸۷) موجود ہے۔



عاش۔ وہ کتابیں جن کی نسبت مختلف لوگوں نے امام عینی کی طرف کی ہے۔ لیکن ان کا وجود معدوم ہے۔

8. العلم الہیب فی شرح الکلم الطیب  
یہ کتاب دارالکتب المصریہ رقم ۱۱۲ بصورت مخطوطہ موجود ہے۔

9. شرح سنن ابی داؤد (2 جلد)  
دارالکتب المصریہ رقم ۲۸۶ مخطوطہ موجود ہے۔

10. تاریخ الاکاشرة (ترکی زبان میں)  
سخاوی، الیتمی، حاجی خلیفہ اور شوکانی نے ذکر کیا ہے۔

11. تذکرہ نحویہ  
سخاوی اور الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

12. تذکرہ متنوعہ  
سخاوی، الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

13. اجوہرة اسنیة فی اللہ، امہ، نعمہ یدبہ  
یعنی، سخاوی، سیوطی، الیتمی، حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔

14. مغانی الاختیار فی رجال معانی الآثار (2 جلد)  
(دارالکتب المصریہ رقم ۷۲)

15. عمدة القاری شرح بخاری (25 جلد)  
اس کتاب پر ہم اختصار کے ساتھ تبصرہ کرنا چاہیں گے۔

## ماخوذ ومراجع مضمون هذا

1. الضوء اللمع ١٠/١٣٣ 2. الطبقات السنية ٨٢٠
3. كشف الظنون ١/٢٨٢ 4. البدر الطالع ٢/٢٩٥

## عمدة القاری اور فتح الباری کا تقابلی جائزہ

حافظ ابن حجر نے 817ھ میں فتح الباری شرح بخاری کو لکھنا شروع کیا اور 842ھ تک مکمل کیا۔ یعنی فتح الباری کی تالیف میں 25 سال صرف کیے۔  
امام عینی نے عمدة القاری شرح بخاری 820ھ کو شروع کیا اور 842ھ تک مکمل کیا۔ یعنی اس کی تکمیل میں 27 سال صرف کیے۔

عمدة القاری فتح الباری سے درج ذیل خصوصیات میں ممتاز ہے۔

1. فتح الباری سے جامع تر ہے۔

مثلاً۔

عمدة القاری میں شرح حدیث ہر قل جلد اول کے صفحہ 77 سے صفحہ 101 تک پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ فتح الباری میں یہی شرح حدیث ہر قل صفحہ 31 سے صفحہ 45 تک ہے صرف کتاب الایمان کی شرح پر عمدة القاری میں 17 صفحے اور فتح الباری میں فقط 4 صفحات ہیں۔

## عمدة القاری کے کل صفحات

25 جلدیں 7631 صفحات ہیں

فتح الباری مقدمہ کے بغیر

کل صفحات 7515 ہیں۔

نوٹ: عمدة القاری کا صفحہ فتح الباری سے اتنا بڑا ہے کہ ہم فتح الباری کو عمدة القاری کا چوتھا حصہ قرار دے سکتے ہیں۔

امام عینی اکثر حافظ ابن حجر کا تعقب بھی کرتے ہیں

امام عینی حدیث بخاری کی دیگر کتب حدیث میں موجودگی کو زیادہ توجہ سے بیان کرتے ہوئے کئی کتب کے حوالہ جات درج کر جاتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

مثلاً

حدیث اراۓتم لو ان نہر اباب احد کم.....

امام عینی فرماتے ہیں۔

بخاری کے علاوہ اس حدیث کو امام مسلم ترمذی اور نسائی نے بھی تخریج فرمایا

(عمدة القاری، 5/15)

ہے۔

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری، 2/11)

حدیث

انه كان يقرأ في الفجر ما بين السنين الى المائة.....

امام عینی فرماتے ہیں۔

اس حدیث کو مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 3/27)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم اور نسائی کا ذکر کیا۔

(فتح الباری، 2/22)

حدیث

لو يعلم الناس ما في النداء.....



امامؑ فرماتے ہیں

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، نسائی نے بھی تحریر فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 124/5)

بلکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔

(فتح الباری، 96/2)

حدیث

انہ کان یصلح علی شقة الایمن بعد سنة الفجر....

امامؑ نے نسائی میں اس حدیث کی نشاندہی کی ہے

(عمدة القاری، 140/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے نسائی کا ذکر نہیں کیا۔

(فتح الباری، 109/2)

## عمدة القاری شرح بخاری

یہ امام عینی کی سب سے ضخیم ترین کتاب ہے۔ سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کو حاصل ہے اور بخاری شریف کی سب سے اجل شرح بھی یہی ہے۔ یہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔

امام عینی نے اسے رجب 820ھ میں شروع کیا اور 5 جمادی الاولیٰ 847ھ تک مکمل کیا۔

## امام عینی کی شرح کا اسلوب

ترجمة الباب سے شروع کرتے ہیں، اعراب بیان کرتے ہیں یا قبل باب سے مناسب بیان کرتے ہیں۔ پھر ترجمہ و شرح کرتے ہیں پھر اس حدیث سے متعلقہ حدیث کو بطور شرح لاتے ہیں۔  
عنوان ملاحظہ ہوں۔

1. بیان تعلق الحدیث بالترجمة
2. بیان رجالہ
3. بیان ضبط رجالہ
4. بیان الانساب
5. بیان فوائد تعلق بالرجال
6. بیان لطائف اسنادہ
7. بیان نوع الحدیث

8. بیان تعدد الحدیث فی الصحیح
9. بیان من اخرج غیرہ
10. بیان اختلاف لفظ
11. بیان اللغة
12. بیان الاعراب
13. بیان الصرف
14. بیان المعانی
15. بیان البیان
16. بیان البدیع
17. سوال و جواب
18. احکام کا استنباط

اور دیگر کسی بھی قسم کا فوائد کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ خواہ اس کا اس حدیث سے کسی طرح بھی تعلق بنتا ہو۔ سابقہ شارحین بخاری سے اختلاف بھی کرتے ہیں امام کرمانی شارح بخاری سے اختلاف ملاحظہ ہو (عمدة القاری جلد 6 ص ۲۰)

### امام دارقطنی کا رد

وبما ان العینی حنفی المذهب فانه كغيره من شراح السنن انتصر لمذهبه ورد قول من ضعف ابا حنيفة كالمدار قطنی فانه قال عنه: ضعيف ، ورد عليه العینی قائلا: نادب الدارقطنی واستحیی لا تلفظ بهله فظة فی

حق ابی حنیفہ، فانه امام طبق علیہ الشرق والغرب، الا سئل ابن معین عنہ فقال: انه ثقة مامون، ماسمعت احداً ضعفہ، هذا سبعة بن الحجاج يكتب اليه ان يحدث، وشعبة شعبة، وقال ايضاً: كان ابو حنیفہ ثقیماً اهل الدين والصدق ولم يتهم بالكذب وكان ماموناً عی دين الله تعالى صدوقاً في الحديث - وأثنى علیہ جماعة من الائمة الكبار مثل عبد الله بن المبارك وبعده من اصحابه وسفيان بن عيينة وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبد الله بن قيس وكان يفتى براه والائمة الثلاثة مالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون، وقد ظهر لك من هذا ان حامل اندا قضى عنیه وتعصبه الفاسد، وليس له مقدار بالنسبة الى هولاء حتى يتكلم في امام متقدم على هولاء في الدين والتقوى والعلم، وبتضعيفه اياه يستحق هو التضعيف، افلا يرضى بسكوت اصحابه عنہ، وقد روى في سننه احاديث سقيمة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة، ولقد روى احاديث ضعيفة في كتاب الجهر باليسملة واحتج بها مع علمه بذلك، حتى ان بعضهم استحلفه على ذلك فقال:

ليس فيه حديث صحيح، ولقد صدق القائل:

حسدوا الفتى اذ لم ينالوا سعيه فالقوم اعداء له وخصوم -

(عمدة القاري 12/2)

امام عینی نے عمدة القاری میں جن علماء کرام سے منقول روایات بطور استفادہ لیں ان کے اسماء ملاحظہ ہوں۔



1. امام کرمانی شارح بخاری
2. قاضی عیاض صاحب شفاء
3. امام قرطبی مفسر قرآن و شارح صحیح مسلم
4. ابن اثیر صاحب نہایہ
5. امام ہرزی علامہ صفائی
6. امام ہرزی امام خطابی
7. امام خلیل بن احمد جوہری
8. ابن قتیبہ قطب الدین حلّی
9. مزنی زنجیری
10. ابن ستیانی امام الحرمین
11. امام بیہقی امام نووی
12. امام ابو جعفر طحاوی ابن صلاح
13. مازنی ذہبی
14. خطیب بغدادی ابن کثیر
15. ابن ماکولا زجاج
16. محمد بن سعد واقدی
17. ابن درید ابو حاتم
18. بخاری کنانی
19. ابوضیفہ دینوری اصمعی

35.	تیمی	36.	مبرد
37.	ابن مالک	38.	طیبی
39.	عراقی	40.	ابن سکیت
41.	ابن سیده	42.	حلیسی
43.	سھیلی	44.	ابن هشام
45.	نغابی		

امام عینی اور

مضامین

عمدة القاری

جلد نمبر 1

1. امام بخاری استخارہ کر کے دو نقل پڑھ کر اور استخارہ کرے، بعد حدیث لکھتے تھے۔
2. وفاداحت فیہ حدیثا الایعد ما مستخرجت اللہ تعالیٰ وصلیت رکعتین۔ 5
3. 16 سال میں بخاری کو مکمل کیا۔
4. فاته مکث فیہ ست عشرة سنة۔ 5
5. قرآن مجید کے بعد بخاری و مسلم کا درجہ ہے۔
6. اتفق علماء المشرق و المغرب عسی انه لیس بعد آ کتاب اللہ اصبح من صحیحہ اشعہ بن ہنسیہ۔ 5
7. بخاری کی احادیث مع تکرار 7275، اور بغیر تکرار پانچ روزار تھیں۔
8. جملة ما فیہ من الاحادیث ثمان مائتان سبعة الاف و مائتان وخمسة وسبعون حدیثا۔ 6
9. امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔
10. انه صنف فیہ مائة الف حدیث صحیح۔ 13
11. علم حدیث کا موضوع ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔
12. فموضوع علم الحدیث هو ذات رسول اللہ ﷺ۔ 11
13. علم میں بحث ذات موضوع سے نہیں ہوتی بلکہ موضوع کے لوازمات سے بحث ہوتی ہے تو علم حدیث پڑھ کر حقیقت ذات مصطفیٰ کا علم نہیں ہوتا۔
14. حده فهو علم يعرف به اقوال رسول اللہ و افعاله و احواله۔ 11
15. حضور ﷺ کا وسیلہ اور مدد مانگنا جائز ہے۔ 8



- 11 متوسلا بالنبی ﷺ بخیر الانام۔
- 9 حمد کے بعد صلاۃ کا ذکر کرنے کی وجہ۔
- 11 و اما الصلاة فلان ذكره ﷺ مقرون بذكره تعالى
- 10 وحی کا لغوی معنی۔
- 4 والوحی فی اصل الاعلام فی خفاء.....
- 11 وحی کا اصطلاحی معنی۔
- 14 هو كلام الله المنزل على نبي من انبيائه۔
- 12 انما الاعمال بالنيات سے بخاری کے آغاز کی وجہ۔
- 22 اراد بهذا الاخلاص القصد و تصحيح النية...
- 13 حدیث تسبیح پر بخاری کے خاتمے کی وجہ۔
- 22 فتمه حديث التسميح لان به تتعطر المجالس وهو كفارة۔
- 14 امام ابوداؤد نے پانچ لاکھ احادیث تحریر فرمائیں۔
- سمعت ابا داود يقول كتبت عن النبي عليه الصلاة والسلام
- 22 خمسماية الف حديث۔
- 15 مکہ شریف دوسرے شہروں سے افضل ہے۔
- 22 اشعر با فضلية مكة على غيرها من البلاد
- 16 نیت کا معنی
- 23 ثم اختلفوا في تفسير النية فقيل هو القصد الى الفعل
- 17 ہجرت کا شرعی مفہوم۔
- 23 مفارقة دار الكفر الى دار السلام

18. دنیا کے کہتے ہیں۔
- 25, 24 ماعلی الارض مع الهواء والمحو....
19. اعمال خارجة عن العبادة نیت سے ان پر ثواب ملتا ہے۔
- 27 ان الاعمال الخارجة عن العبادة قد تفيد الثواب۔
20. عورت بڑا فتنہ ہے۔
28. ماترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء۔
21. کافر کا مسلم عورت سے نکاح کی تحریم صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی۔
- 29 نزل تحریم المسلمات علی الکفار و انما نزل بین الحدیبیۃ۔
22. قرآن کا نسخ خبر واحد سے بھی جائز ہے۔
- 31 فیہ نسخ الكتاب خبر الواحد۔
23. مجنوں آدمی کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ نیت مفقود ہے۔
- 34 انه لا تصح العبادة من المجنون لا نه ليس من اهل النية
24. اعمال کی تین قسمیں۔
- 35 الاعمال ثلاثة بدنی و قلبی و مرکب منها۔
25. نیت عمل سے افضل ہے۔
- 35 النية ابلغ من العمل۔
26. غلو و جنت عمل سے نہیں بلکہ نیت سے ہوگا۔
- 35 تخليد الله العبد في الجنة ليس لعمله وانما هو النية۔
27. محض نیت سے ثواب نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔
- اكتبوا العبدی کذا و کذا من الاجر فيقولون ربنا لم تحفظ ذلك عنه

- 35 ولا هو فی صحفنا فیقول انه نواہ۔
- 28 امام مالک امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں
- ان مالک بن انس کان یسئال ابا حنیفہ قرضی اللہ عنہ
- 37 ویاخذ بقولہ۔
- 29 اسابت صدیق اکبر کے فضائل نورانی
- 38 وقد جمع الشرف من وجوہ۔
- 30 ازواج مطہرات کو ام المومنین کہنے کی وجہ
- 38 ومن امہات فی وجوب احترامہن وبرہن وتحريم نکاحہن۔
- 31 حضور ﷺ کو ابوا المومنین کہنا جائز ہے۔
- 39 وهل یقال للنبی یقال للنبی علیہ السلام ابوا المومنین فیہ وجہان
- 32 وحی کی تین اقسام۔
- 40 فعلى ثلاثة اضرب۔۔۔
- 33 وحی کی سات صورتیں ہیں۔
- 40 واما صورة على ما ذكره اسهيلي فسبعة۔
- 34 حضرت جبرئیل کا دھیہ کلی کی شکل میں آنے کی وجہ۔
- 40 اختصاص تمثله بصورة دحية دون غيره۔
- 35 رویت باری تعالیٰ حق ہے۔
- 40 ان یرای له اللہ تعالیٰ من وراء لحجاب اثافی الیقنطة۔
- 36 اسرافیل بھی حضور تک تین سال تک وحی لاتے رہے۔
- 40 وحی اسرافیل علیہ السلام۔

37. ملائکہ کی تعریف
41. ومنہم مدبرات هذا العالم.....
38. حضور نبی کریم علوم غیبی جانتے ہیں اور امت کو استعداد موافق بتا بھی دیتے ہیں
- باتہ ﷺ کان معینا بالبلاغة مکاشفا للعلوم الغیبة وکان علی
44. حصتهم بقدر الاستعداد۔
39. حضور ﷺ کوئی ہونے کے باوجود وحی سننے سے یا جبریلؑ مفت انسان میں ظاہر ہوتے تھے۔
44. فذلک لانه کان یرد فیہما من الطباع البشریة الی الاوضاع الملکیة۔
40. وحی سننے کا طریقہ اور نبوت کی شان۔
45. کیف کان سماع النبی والملک الوحی من اللہ تعالیٰ۔
41. حضرت جبریلؑ کیسے کہاں سے وحی لاتے تھے۔
45. هل کان جبریل علیہ السلام ینقل له ملک عن اللہ۔
42. حضرت جبریلؑ کا وحی کی شکل میں آنا مسئلہ حاضر و ناظر کا حل۔
45. اذالقی جبریل النبی علیہ الصلاۃ والسلام فی صورة دحیة۔
43. جسم کا روح سے زندہ رہنا عادت ہے بعد روح بھی زندہ رہی سکتا ہے۔
46. موت الاجساد بمفارقة الارواح لیس بواجب عقلا بل بعادة۔
44. مسئلہ حاضر و ناظر۔
46. فیہ دلالة علی ان الملک له قدرة علی التشکل بما شاء من الصور
45. صحابی کی جہالت حدیث غیر قادیان ہے۔
47. وجهالة الصحابی غیر قاحقة قاحدة۔

46. قبور کی زیارت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔
47. وقبرہ فی قراۃ مصریزار۔
47. جن سورتوں میں صرف لکھا آیا ہے وہ سب کی ہیں۔
50. کلا فی سورة فاحکم بانہا مکية۔
48. انبیاء کرام کی کون کونسی زبانیں تھیں۔
52. وکان آدم علیہ السلام یتکلم بلغة السریانیة۔
49. مانا بقاری پر اعتراض کا جواب۔
54. لی اقرء فلم ادر ما لقرء فاحذ بحلقی۔
50. مانا بقاری میں مانا فیہ ہے۔
57. کلمہ مانا فیہ
51. علم بالقلم اور علم الانسان ما لم یعلم سے مراد علم ظاہری اور علم لدنی ہے۔
60. علم بالقلم اشارة الى العلم التعلیمی ما لم یعلم و اشارة الى العلم بالدنی۔
52. نبوت خواب سے کیوں شروع ہوئی۔
60. لم ابتدی علیہ الصلاة والسلام بالردیابالرویا۔
52. خلوت کیوں محبوب ہوئی۔
60. لم حجب الیہ الخلوة۔
53. حضور ﷺ کی عبادت قبل اسلام کس نبی کے طریق پر تھی۔
61. ان عبادتہ علیہ الصلاة والسلام قبل البیت۔
54. حضور ﷺ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا۔
61. ماکان صفة تعبده۔



54. پہلی دفعہ وحی بروز سوموار 17 رمضان کو ہوئی۔
61. ان نزول الملك عليه بحراء يوم الاثنين لسبع عشرة خلت من رمضان۔
55. خشیت علی نفسی کے معنی۔
61. ما النخشية التي نعشها رسول الله ﷺ۔
56. حضور علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ جبریل ہیں۔
62. من اين علم رسول الله رسول ﷺ ان المجاني اليه جبرئيل۔
57. غار حرا کو مخصوص فرمانے کی وجہ۔
62. ملحكمة في تخصيصه عليه الصلاة والسلام التعبد بحراء۔
58. تعلیم کو بسم اللہ سے شروع کراؤ۔
63. وجوب استفتاح القراءة بسم الله۔
59. حضور علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئی سوائے ابراہیم کے
63. وہی ام اولادہ کلہم خلا ابراہیم۔
60. ورقہ بن نوفل کی شان۔
63. لاتسبوا ورقه فانه كان له حنة۔
61. حضور ﷺ کی محبت رنگ لاتی ہے۔
63. ورقہ وعلیہ الثیاب حریر لانہ اول من آمن بی وقد قننی
62. چاروں ملائکہ اور اسماء اور انکی کنیتیں۔
72. ان اسم جبرئيل عليه السلام عبد الحليلو كنيته ابو لفتح۔
63. اولیاء و صوفیا اکٹھے ہوں تو خوب خرچ کرو۔
- منها الحث على الحدود والافضال على كل الاوقات والزيادة منها في

- 76 رمضان وعبدا اجتماع الصالحين  
64. اولیاء کاملین کی زیارت بار بار کرو۔
- 77 ومنه زيادة الصلحاء واهل الفضل ومجلسهم وتكريره زيارتهم۔  
65. اذا حلتك قيصر فلا قيصر بعده كما معني۔
- 80 معناه لا قيصر بعده بالشام ولا كسرى بعده بالعراق  
66. دجیہ کلی کی خوبصورتی کا ذکر
- 80 كان من اجل الصحابة ومن كبارهم۔  
67. روم کون تھے۔
- 81 كان الروم دجلا اصفر في بياض شديد الصفرة۔  
68. قریش کون تھے۔
- 81 منها قریش وهم ولد النضر بن کنانة۔  
69. قریشی میں سات اقوال۔
- 81 تسمية قریش قریشا سبعة اقوال۔  
70. ایصال ثواب حق ہے۔
- 98 اولئك يوتون الله اجرهم مرتين۔  
71. تبرکات سے مدد مانگنا حق ہے۔
- 99 ان هرقل وضع كتاب رسول ﷺ۔  
72. بادشاہت حضور ﷺ کی طرف سے ملتی ہے۔
- 99 ولاسلطنة لاحدا من قبل رسول الله ﷺ۔

73. اونچے خاندان والے کو معاملات میں مقدم رکھو۔
- 100 ان ذالہ حساب اولیٰ بالتقدیم فی امور المسلمین۔
74. ایمان کا شرعی معنی اور اس میں چار گروہ کا بیان۔
- 102 اختلاف اہل القبۃ فی مسمی الایمان فی عرف الشرع علی لربیع فرق
75. مسئلہ اجتہاد یہ کہ منکر کا فرائض ہوتا۔
- 102 لایکفر منکر الاجتہادیات بالاجماع۔
76. ایمان کے تصدیق قلبی ہونے پر دلائل
- 105 مایسل علی محۃ الایمان احمقلا و علم اختصاص التصدیق۔
77. اعمال ایمان میں داخل نہیں اسکے دلائل۔
- 106 انه یدل علی ان اعمال سائر الحوارح غیر داخلۃ فیہ۔
78. تقلید کا معنی۔
- 107 والمراد من التقليد هو اعتقاد حقیقۃ قول الغیر۔
79. کفار بھی قیامت کو مومن ہو جائیں گے۔
- 107 فقد جعل الکفار مومنین فی الآخرة لوجود التصدیق منهم۔
80. حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔
- 107 اذالحقائق لا تبدل بالاحوال انما تبدل الاعتبار والاحکام۔
81. ایمان کے زائد اور ناقص ہونے کا بیان۔
- 107 ان الایمان هل یزید وینقص۔
82. ایمان کے بارے میں مذہب صحیح کا بیان۔
- 107 وقد ثبت ان الایمان هو التصدیق القلبی۔

83. حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان کی فضیلت۔
108. لو وزن ایمان ابی بکر مع ایملا جمیع الخلاق ایمان ابی بکر۔
84. اسلام اور ایمان متحد ہیں یا الگ۔ الگ ہیں۔
109. ان الاسلام متغیران للایمان اوہ حامتحدان۔
85. اسلام اور ایمان ایک ہیں دلائل۔
109. ان الایمان هو الاسلام والاسلام مترادفان۔
86. مسئلہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔
110. ان الایمان هل هو مخلوق ام لا؟
87. حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی صدی کے مجدد تھے۔
113. تولی الخلافة سنة تسع وتستعين ومدة خلافة سستان۔
88. تبرکات کافن میں رکھنا جائز ہے۔
113. واوحی ان یلفن معہ شی کان عنده شعر رسول الله واطفاره۔
89. صوفیا کرام کے مجددوں کا ذکر۔
113. الاولی علی عمرو الثانية علی الشافعی والثالث علی ابن شریح۔
90. لیطمئن قلبی کے ذوق فائدے۔
114. ان فیہ فائدتین۔
91. حضرت معاذ بن جبل کا ذکر۔
115. وهو ابن ثمانی عشرة سنة وشهد العقبة الثانية
92. حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر۔
115. وصاحب نعل رسول الله ﷺ۔

93. تقویٰ کا معنی اور قرآن مجید میں اسکا استعمال۔
- 116 التقویٰ ہی الخشية۔
94. دعا کا معنی۔
- 117 لان اصل الدعاء النداء۔
95. بد مذہب جو اپنی بے دینی کی طرف نہ بلائے اسکی رویت بہتر ہے۔
- 118 بکثیر المبتدعة غیر الدعاء الی بدعتهم۔
96. زکوٰۃ کا لغوی معنی۔
- 119 والزكاة فی اللغة عبارة عن الطهارة۔
97. حج کا لغوی معنی۔
- 119 والحج فی اللغة القصد۔
98. من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر کا معنی۔
- 122 محمول علی الزجر والوعيد۔
99. حضرت ابوہریرہ کا ذکر شریف۔
- 124 اختلف فی اسمه واسم ابيه علی نحو ثلاثين۔
100. ایمان کے ستر شعبے / سہاٹھ شعبے ہیں والی روایات میں تطبیق۔
- 125 الايمان بصنع وستون شعبه۔
101. بضع کا اطلاق۔
- 126 قال صاحب العين البضع سبعة۔
102. ستین کی تخصیص کی وجہ۔
- 127 اما الحكمة فی تعین الستين۔



103. سبوح کی تفصیل کی وجہ۔
127. واما المحكمة في تعيين السبعين۔
104. فی علم اللہ و علم رسولہ کہنا جائز ہے۔
127. فی علم اللہ و علم رسولہ موجودہ فی الشریعہ۔
105. حب فی اللہ میں صحابہ اور اہل سنت کی محبت شامل ہے۔
128. یدخل فیہ حب الصحابة المهاجرین ولا تصلح وحب آل الرسول ﷺ۔
106. توقیر اکابر جزو ایمان ہے۔
128. ویدخل فیہ توقیر الاکابر۔
107. اعمال لسانی کے سات شعبے ہیں۔
129. اعمال اللسان وہی تتشعب الی سبع شعب۔
108. اعمال بدنی کے چالیس شعبے ہیں۔
129. اعمال البدن وہی تتشعب الی اربعین شعبۃ۔
109. حیا ایمان میں سے کیوں ہے؟
129. الحیاء من الایمان۔
110. حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا۔
140. اللهم برك في ماله وولده واطل عمره اغفر ذنبه۔
111. محبت کا معنی
141. اصلها الميل الى ما يوافق المحب۔
112. محبت عوام اور محبت خواص
141. انما المحبة مطالعة المنّة من رواية الاحسان۔

113. متشابہات کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

144 من المتشابهات ففي مثل هذا تفرق العلماء قسم ثلاثة على فرقتين۔

115. محبت کی تینوں قسمیں حضور ﷺ کو حاصل ہیں۔

144 فجمع عليه السلام ذلك كله۔

116. اصل ایمان حضور ﷺ کی محبت ہی ہے۔

144 ولا يصح الايمان الا بتحقيق انافة قدر النبي ﷺ ومنزلته

117. حضور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔

148 فيه محبة الله ورسوله الجامعة اصل الايمان

118. اولیاء اور علماء سے محبت رکھنا بھی محبت رسول ﷺ میں داخل ہے۔

149 فاما محبة الرسول فيصح فيها الميلاذميل الانسان۔

119. نفاق کا معنی

وانه سمي به لانه يستر

120. صحابہ کرام کی فضیلت

في فضل اصحابه كلهم

121. بعض صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ پر ایمان نہیں آ سکتا۔

152 ومنها ما قبل هل يلزم منه ان من ابغضهم۔

122. انصار کے ساتھ محبت کی تعمیص کی وجہ

153 وجه تخصيصه لذكر بيئنا الحديث هنا۔

123. محمد کا معنی حاضر۔
- 154 اصل الشہود الحضور۔
124. حضور ﷺ کی بیعت کرنے کا درجہ اور واقعہ۔
- 156 اعلم ان رسول اللہ ﷺ کان يعرض نفسه۔
125. حد گناہ کا کفارہ ہے یا نہیں۔
- 157 والحد في الزنا واما قتل الولد فليس له عقوبة۔
126. الصحابة كلهم عدول۔
- 158 فان الصحابة كلهم عدول لايتوهم فيهم الكذب۔
127. حضور ﷺ کو اشیاء کا علم قبل وقوع ہوتا ہے۔
- 158 ان النبي ﷺ كان يعلم قبل نزول الحدود
128. بد مذہب کی مجلسوں میں نہ جاؤ۔
- 160 وكذلك هذا الباب يبين فيه ترك المسلم الاختلاط بالناس۔
129. علم اور معرفت میں فرق۔
- والفرق بينها وبين العلم ان المعرفة عبارة عن الادراك الجزى
- 165 والعلم عن الادوال الكلى۔
130. حضور ﷺ کا بے مثل ہونا اسیر صحابہ کا اجماع ہے۔
- 165 انا لثناء كهيتك يا رسول الله۔
131. حضور ﷺ صغار و كبار سے پاک ہیں تو پھر يغفر الله ما تقدم کا مفہوم کیا ہے۔
- 167 النبي ﷺ معصوم عن الكبائر والصغائر۔

132. اعمال اعراض میں کیسے تو لے جائیں گے۔

171 والتحقیق فیہ انہ یجعل عمل الصبر۔

132. مرجعہ معتزلہ کا رد۔

172 فیہ حجة لا لہل النسبة علی المرحجة۔

133. حضور ﷺ کو امت کا علم ہے۔

172 رائیت الناس یعرضون علی۔

134. حضرت صدیق اکبر کے فضل ہونے پر اجماع صحابہ کرام کی فضیلت قطعی ہے۔

175 الا جماع منعقد علی افضلیة وهو دلیل قطعی۔

135. حضور ﷺ شارع ہیں۔

182 انہ ہوا لا مر بینہم وهو المشرع۔

136. بے نمازی کی شرعی سزا۔

182 ان ترک الصلاة عمدا معتقدا وجوبها یقتل۔

137. تارک زکوٰۃ کا شرعی حکم۔

182 ههنا عن حکم تارک الزکوۃ۔

138. تارک صوم کا شرعی حکم قید کیا جائے۔

182 ولو ترک صوم رمضان حبس۔

139. مرتد زندیق کی توبہ قبول ہے یا نہیں۔

182 فیہ قبول توبۃ الزندیق۔

140. مرتد قتل کیا جائے گا۔ توبہ قبول نہیں ہوگی۔

182 ان اخذ لیقتل قتال لم تقبل۔

141. مرجئة کا ردِ بلغ۔
- 184 ان الاعمال من الايمان ردا على المرجئة۔
142. ميراث کے طور پر جنت کے ملنے کا معنی۔
- 184 الا يراث البقاء المال بعد الموت لمن يستحقه۔
143. حضرت سعید بن مسیب کے افضل التابعین ہونے سے کیا مراد ہے؟
- 187 انه افضل التابعين فمرادهم افضلهم في علوم الشرع۔
144. حضور ﷺ کی دادی اور نانا مبارک کا نام حج کا شرعی معنی۔
- 187 فاطمة ام عبدالله والد رسول الله بنت عمرو بن عائذ۔
145. حج کا شرعی معنی۔
- 187 وفي الشرع الحج قصد زيارة البيت على وجه التعظيم۔
146. یمنین لغو کا مسئلہ۔
- 195 اختلف العلماء في يمين اللغو على ستة اقوال۔
147. عمار بن یاسر کا ذکر مبارک۔
- 197 وهو ابو البقطان بالمعجمة عمار بن ياسر بن عامر بن مالك۔
148. عمار بن یاسر کے لیے حضور ﷺ کے دعا۔
- 197 يا ناز كوني بردا وسلاما على عمار كما كنت على ابراهيم۔
149. مسجد قبا حضرت عمار نے بنوائی۔
- 197 عمار اول من بنى مسجد الله في الله بنى مسجد قبا۔
150. کفر کا معنی۔
- 200 اصل الكفر التغضية وقد كفرت الشيء۔



151. کفر کی چار اقسام۔
200. وهذه الاربعة من لقي الله تعالى بواحد منها۔
152. لعنت کرنے کا مسئلہ
203. اتفق العلماء على تحريم اللعنة۔
153. عبداللہ بن ابی کا عقیدہ۔
209. قبل يا بنی اللہ لو اتيت عبداللہ بن ابی ۔
154. حضرت امام حسین نے ام سلمہ کا دودھ مبارک پیا۔
210. فيسكى الحسن فنعطيه ام سلمة ام المومنين ثديها۔
155. صحابہ کا آپس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟
212. القاتل والمقتول من الصحابة في الجنة ۔
156. صحابہ کے جنگی حالات کے بارے میں فتویٰ
212. والحق الذي عليه لعل السنة الامسك عما شحربين الصحابة ۔
157. ظلم کا معنی۔
215. الظلم فى اصل الوضع وضع الشئى فى غير موضعة ۔
158. منافق کے معنی کی تحقیق۔
217. لفظ المنافق من النفاق۔
159. منافق کا اصطلاحی مفہوم۔
217. هو الذى يظهر الاسلام ويطن الكفر۔
160. نفاق کی بارہ طریقوں پر تحقیق۔
217. فيحصل من ذلك اثنا عشر قسماً۔

161. کذب کا معنی۔
- 219 الکذب ہوا لاخبار علی خلاف الواقع۔
162. وعدے کا معنی۔
- 220 وعدہ الامر بہ عدۃ۔
163. وعدے کا اصطلاحی مفہوم۔
- 220 الوعد فی الاصطلاح الاخبار بایصال الخبر فی المستقبل۔
164. لیلة القدر کے معنی پر کلام۔
- 225 والکلام فی لیلة القدر علی انواع
165. مدینہ شریف کا معنی۔
- 232 اراد بها مدينة الرسول ﷺ
166. حضور ﷺ نے ہجرت بھی سوموار اور دخول مدینہ بھی سوموار کو فرمایا۔
- 244 خرج من مكة يوم اثنين ودخل المدينة يوم الاثنين۔
167. حضور ﷺ کی رادی مبارک کا نام۔
- 244 فان ام عبدالله المطلب سلمی بنت عمر وبن زيد بن لبيد۔
168. حضور ﷺ کی ناقہ مبارکہ کا علم شریف۔
- 245 وصنعت حراهن فنزل عنهار رسول الله ﷺ واحتمل ابوايوب۔
169. 16 یا 17 ماہ کی تطبیق تحویل قبلہ 15 رجب 2ھ کو ہوئی۔
- 245 وكان التحويل فی نصف رجب فی السنة الثانية۔
170. تحویل قبلہ کس نماز میں ہوئی؟

خرج فمر علی قوم من الانصار فقال لهم هو يشهد انه

- 246 صلی مع النبی ﷺ العصر۔
171. احکام شرعیہ میں نسخ ہوتا ہے اسکے دلائل عقلی و نقلی۔
- 246 فیہ دلیل علی صحۃ نسخ الاحکام۔
172. تو اتر التوراة یہود تک نہیں آسکی۔
- 247 لم یو جد فی نقل التوراة اذالم ینق من الیہود۔
173. بخت نصر کے زمانہ کے یہودی ختم کر دیے گئے۔
- 247 لما استولی بخت نصر علی بنی اسرائیل قتل رجالہم۔
174. حدیث کا ناخ قرآن ہے۔
- 247 فیہ دلیل عل نسخ السنۃ ناسخ بالقرآن۔
175. خبر واحد بھی قرآن کی ثابت ہے
- 247 فیہ جواز النسخ بخبر الواحد۔
176. جو دار الحرب میں مسلمان ہو اور اس کو احکام شرعیہ کا علم نہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔
- اعتلف العلماء فیہ من اسلم فی دار الحرب او اطراف بلا الدالام  
حیث لا یجد من یتعلم البشرائح۔
177. خبر واحد قبول ہے اس پر اجماع ہے۔
- 248 فیہ دلیل علی قبول خبر الواحد مع غیرہ من الاحادیث۔
178. قبلہ کی جہت میں اجتماع کرو۔
- 248 فیہ دلیل علی جواز الاجتہاد فی القبلة۔
179. کافر مسلمان ہو جائے تو اسکے پچھلے اعمال کا حکم کیا ہے؟
- 253 اسلمت علی ما سلفت من خیر۔

180. یہود کا معنی اور وجہ تسمیہ۔
262. هو علم قوم موسى عليه السلام و في العباب اليهود۔
181. حضرت طلحہ کو تیس سال کے بعد نکال کر دوسرے جگہ دفن کرنا۔
265. ثم رأيت بنته بعد ثلاثين سنة في المنام۔
182. نقل شروع کرنے سے پہلے واجب ہوتے ہیں یا نہ اسکی تحقیق۔
268. ويستدل به على الذي من شرع في صلاة نقل لوصوم نقل وحب عليه اتعلمه۔
183. والمثبت مقدم۔ قاعدہ کلیہ۔
268. واحاد يشهم بافية والمثبت مقدم
184. جنازے کا لغوی معنی۔
270. والحنائز جمع جنازه۔ الحميم المفتوحة۔
185. قیراط کا معنی
272. قیراض اصہ قراط۔
186. عالم حسن کے امور تین اقسام پر ہیں۔
288. ان الامور في عالم الحسن ثلاثة۔
187. حضور ﷺ کا رویت باری حق ہے۔
291. ان روية الله تعالى في الدنيا بالا بصار غير واقعة فالنبي قد رآه۔
188. حضور ﷺ کا قیامت کا بیان نہ فرمانا۔
291. المقصود من هذا السؤال كف السامعين عن السؤال عن وقت الساعة۔
189. اسلام عليك يا رسول الله۔
292. السلام عليك يا محمد فرد عليه السلام قال ادنو يا محمد۔

# عمده القاری

جلد نمبر 3



- | نمبر شمار | موضوع   | صفحہ |
|-----------|---|------|
| 1         | حضور ﷺ کی انگلیوں مبارکہ سے پانی کا نکلتا   |      |
| 2         | نبع الماء من بين اصابعه اعظم مما اوتيہ موسى عليه الصلاة والسلام حين ضرب بعصاء الحجر في الارض صحابہ کرام کذب باطل سے پاک ہیں | 34   |
| 3         | هم المنزهون عن السكوت على الباطل. حضور ﷺ کے بال مبارک پاک ہیں۔  | 34   |
| 4         | فاما شعر رسول الله ﷺ فهو مكرم معظم. حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔  | 35   |
| 5         | وقد قيل بطارة فضلاته فضلا عن شعره الكريم. حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔   | 35   |
| 6         | وقد وردت احاديث كثيرة ان جماعة شربوا دم النبي ﷺ حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔   | 35   |
| 7         | ان ام ايمن شربت بول النبي ﷺ ان ام ايمن شربت بول النبي ﷺ کے بال مبارک کی قیمت ساری خدا کی ہے۔                                | 37   |
| 8         | لان تكون عندي شعرة منه احب الي من الدنيا وما فيها. حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ سے در مانگنا۔                   | 37   |
| 9         | ويستنصر ببر كته حضور ﷺ کے بال مبارک کو بطہرتہ سے رکھنا۔   |      |
| 10        | ولما خلق راسه كان ابو طلحة اول من اخذ من شعوره فيه التبرك بشعر النبي صلى الله عليه وسلم. امام غزالی کا روایع                |      |

والداوی اذا عمل بخلاف روايته او الفتی بخلافها لایبقی  
حجة

- 41 امام بخاری کے مذہب کے مطابق کتے کا پیشاب پاک ہے۔ 11
- 44 احتج به البخاری علی ثهارة بول الكلب  
اخرج البخاری هذا الحديث يستدل به المذہبه فی طهارة  
سؤر الكلب. 45
- 12 قہقہہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔
- 48 من صحك فی الصلاة فلهقه فليعد الوضوء والصلاة.  
امام اعظم تابعی ہیں۔ 13
- 52 وهو آخر من مات من الصحابة بالكوفة سنة سبع و ثمانين.  
وضو میں مدد لینے کا مسئلہ۔ 14
- 60 فيه دليل على جواز الاستعانة فی الوضوء.  
علم کلی کا ثبوت۔ 15
- 66 ما من شی كنت لم اره الا قد رايتہ فی مقامی هذا.  
صحابہ کرام کا حضور پر نور ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرکاً استعمال کرنا۔ 16
- فأتی بوضوء فتوضا فجعل الناس یا خلدون من فضل وضوئہ  
فیتمسحون به. 74
- 17 آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز
- 75 فيه الدلالة علی جواز التبرک بآثار الصالحين.  
امام عینی کا عشق مبارک۔ 18
- 75 قلت هذا فی حق النبی ﷺ لان لعابه اطيب من المسک.  
مہر نبوت پر کلام۔ 19

- 78 هل كان خاتم النبوة بعد ميلاده.
- 20 امام عیسیٰ کا مہر نبوت پر کلام۔
- الحکمۃ فی الخاتم علی وجه الاعتبار ان قلبہ علیہ الصلاۃ
- 79 والسلام ملنی حکمۃ وایماناً.
- 21 امام اعظمؒ کا مذہب کہ حضور ﷺ کے فضیلت پاک ہیں۔
- 79 ابو حنیفہ ینکر هذا ویقول بطہارۃ بولہ
- 22 بے وضو میرے حضور ﷺ کی ناقہ مبارکہ نہ پکڑی۔
- 83 فکر ہت ان ار حل ناقۃ رسول اللہ ﷺ وانا جنب.
- 23 عیسائیوں کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔
- 84 ولكن یکرہ استعمال او انہم و ثیابہم سواء فیہ اهل الکتاب.
- 24 اغماء، جنون اور نوم میں فرق ہوتا ہے
- 86 اغماء والفرق بینہ و بین الجنون والنوم.
- 25 حضرت جابرؓ پر حضور ﷺ نے وضو کا پانی ڈالا۔
- 87 وصب علی فن وضولۃ.
- 26 حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے ہر بیماری دور ہو گئی۔
- 87 فیہ دلیل علی ان برکۃ ید رسول اللہ تزیل کل علہ.
- 27 حضور ﷺ کا پانی کو زیادہ فرمانا۔
- 88 ان یبسط فیہ کفہ فتوضا القوم کلہم.
- 28 حضور ﷺ کا پانی کو تبرک بنانا۔
- 89 دعا بقدرع فیہ ماء لغسل یدیہ ووجہہ فیہ.
- 29 سات کا عدد برکت والا ہے۔
- 92 ما الحکمۃ فی تعین العدد بالسبعۃ التبرک و برکۃ.
- 30 حضور ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کا نکلنا۔

- و يستفاد من هذا بلاغة مجزته صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابلغ من تفجير  
 94 الماء من الحجر لموسى عليه الصلاة والسلام.  
 31 آدمی کا نام قرآن رکھنا جائز ہے۔
- 94 کتنا نسبی مسعرا المصحف لصدقه.  
 32 موزوں پر مسح کرنا شعار اہلسنت ہے۔  
 شیخین کریمین کو افضل ماننا شعار اہلسنت تھے۔
- راہ ابو حنیفہ من شرائط اہل السنة والجماعة فقال نحن  
 97 نفضل الشيخين و نحب الختین و نرى المسح على الخفين.  
 33 نیند سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا۔
- فاما سيدنا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فمن خصائصه انه لا ينقع  
 110 وضوءه بالنوم مضطجعا ولا غير مضطجعا.  
 34 گناہ کبیرہ کی تعریف کیا ہے اور یہ کتنے ہیں؟
- اجتنبوا السبع الموبقات الكبائر سبع.  
 114 محققین اہلسنت کا مذہب ہر شے میں حیاتی ہے۔ اور ان من شئی الا  
 35 يسبح بحمده على عمومه پر ہے۔
- 117 و ان من شئ حتى ثم حياة كل شئ بحسبه.  
 36 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔
- 117 واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر.  
 37 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارک میں تبرک ہے۔
- 117 ذلك من ناحية التبرک باثر النبی عليه الصلاة والسلام.  
 38 جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔
- ثم المعذب عند اهل السنة الجسد بعينه او بعضه بعد  
 118 اعادة الروح الى جسده.

- 39 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔
- 118 فیہ دلیل علی استحباب تلاوة القرآن علی القبور۔
- 40 ایصال ثواب حق ہے۔
- 118 مر بین المقابر فقو الی هو اللہ احد حد عشرہ مرۃ۔
- 41 ایصال ثواب پر دلائل مبہوت۔
- 119 ولكن اجمع العلماء علی ان الدعاء ینفعهم ویصلهم ثوابہ۔
- 42 صدقات و خیرات کا ثواب پہنچنا حق ہے۔
- 119 هل یبلغ ثواب الصوم او الصدقة او العقی حق۔
- 43 مسجد میں سونا کیسا ہے۔
- 127 واما النوم فیہ فقد نص الشافعی فی الام انه یجوز۔
- 44 بچے کے بول کے بارے میں تین مذہب ہیں۔
- 130 وکیفیۃ طہارۃ بول الصبی والجاریۃ علی ثلاثۃ مذاہبہ۔
- 45 ولادت کے بعد بچوں کو تبرکات بزرگوں کے پاس لیکر جانا۔
- 131 و فیہا استحباب حمل الاطفال الی اهل الفضل للتبرک۔
- 46 بول کھڑے ہو کر کرنے کا مسئلہ۔
- 135 وقد اختلف العلماء فی هذا۔
- 47 حضرت یعقوب علیہ السلام کا امراہیل نام کی مجسمہ تسمیہ۔
- 138 فان قلت ما وجه تلقیب یعقوب بن سحاق۔
- 48 بزرگوں سے دعا کروانا پرانا طریقہ ہے۔
- 138 ودعائه بان اللہ یجعل فی ذریئہ الانبیاء۔
- 49 منی کے پاک ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ
- 145 احتلف فیہ
- 50 واقدری کو معتبر نہ ماننے والوں کا رد۔



- 154 قال بعضهم الواقدي لا يحتج به اذا انفرد  
51 حضور ﷺ نے بول پینے کی اجازت فرمائی۔
- 155 لانه عرف من طريق الوحي فانه شفاء هم فيه.  
52 قاعده کلیہ۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال.
- 155 ان يكون حجة او لا يكون حجة سقط الاحتجاج.  
53 مرتد کو پانی پلانا حرام ہے۔
- 156 ليس له ان يسقيه المرتد.  
54 متبرک شے کو چوسنا جائز ہے۔
- اذا ادر كنتم الصلاة وانتم في مواح الغنم فصلوا فيها فانها  
سكينة وبركة.  
157 قاعده کلیہ۔ 55
- والبجرح المبهم غير مقبول عند الحذاق من الاصوليين.  
161 گہی میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ۔ 56
- واما العسل واللبن ونحوها اذامات فيها الفارة.  
162 نحن الآخرون السابقون كما معنی۔ 57
- ان هذه الامة آخر من يدفن من الامم و اول من يخرج منها.  
167 تذر کا ضبط۔ 58
- والقدر بفتح الدال المعجمة.  
170 مکانات متبرکہ میں دعا کا قبول ہونا حق ہے۔ 59
- ان الدعوة في ذلك البلد مستجابة.  
171 ان حضور ﷺ نے سات کافروں کے لئے دعا کی اور وہ برباد ہوئے۔ 60

- اللهم عليك بابي جهل و عليك بعتبة ابن ربيعة و شيبة  
بن ربيعة و الوليد بن عتبة و امية بن خلف و عقبة بن ابي  
معيط و عما و اميه بن خلف  
61 171 تبرکات نبوی اور صحابہ کا غسل۔
- وما ننعم النبی نغامة الا وقعت فی کف رجل منهم فذلک  
بها و وجهه و جلده۔  
62 176 تبرکات نبوی کے بارے میں امام عینی کا مذہب۔
- اما بصاق النبی ﷺ فهو الطیب من کل طیب و الطهر من  
کل طاهر و ان البزاق طاهر اذا کان من فم طاهر۔  
63 177 تبرکات نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرنا۔
- ومن الاستنباط من هذا الحديث التبرک ببزاق النبی ﷺ  
توقیر الہ تعظیما۔  
64 178 نبیز سے وضو کرنے کا مسئلہ۔
- واما الوضوء بالنیذ جائز۔  
65 179 نبیز سے غسل کا مسئلہ۔
- اختلف المشائخ فی جواز الاغتسال۔  
66 180 بڑوں کا ادب کرو۔
- فیه تقدیم حق الاکابر من جماعة الحضور و تربیته علی  
من هو اصغر منه۔  
67 187 وضو کے بعد رومال استعمال کرنا کیسا ہے؟
- وفیها کراهة التنشیف بالمندیل۔  
68 194 واؤ جمع کے لئے آتا ہے۔
- ان الواز للجمع۔  
194

- 69 کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 203 کان تدل علی الاستمرار۔
- 70 لفظ کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 206 لان هذه اللفظة تدل علی الاستمرار والدوام۔
- 71 ایک واو استفاحیہ ہوتی ہے۔
- 207 ان هذه الواو تسمى واو الاستفتاح يستفتح بها كلامه۔
- 72 حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ۔
- 216 انه اجتمع عنده احدى عشرة امرأة بالتزويج۔
- 73 حضور ﷺ چار ہزار مردوں کی قوت کے حامل تھے۔
- 217 فاذا ضربنا اربعين في مائة صارت اربعة آلاف۔
- 74 انسان کو بشر کیوں کہتے ہیں۔
- 221 اى ظاهر جلده والمراد به ماتحت الشعر۔
- 75 كاف مقارنة بھی ہوتا ہے۔
- 223 هذه الكاف تسمى بكاف المقارنة۔
- 76 حالت جب میں تکبیر کروادی اس کا جواب۔
- 224 انه جنب قبل ان يكبر وقبل ان يدخل في الصلاة۔
- 77 حضور ﷺ کی شان مبارک۔
- 225 انه خاص بالنبي ﷺ۔
- 78 تکبیر میں کب کھڑا ہو؟
- 225 وقد اختلف العلماء من السلف متى يقوم الناس الى الصلاة۔
- 79 حضرت یعقوب علیہ السلام بارہ بیٹوں کے نام مبارک۔
- 230 وكان بنو يعقوب اثني عشر رجلاً۔
- 80 موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔ پھر کا کپڑا۔

- 229 ففر الحجر بثوبه فخرج موسىٰ في اثره.  
81 وہ پتھر کو نسا تھا؟
- الحجر الذى وضع موسىٰ ثوبه عليه هو الذى كايحمله معه  
231 فى الاسفار فبضر به قيتفجر منه الماء.  
82 حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کی بارش ہوئی۔  
فخر عليه الجراد من ذهب.  
231  
83 حضرت ایوب علیہ السلام سرکارِ لوط علیہ السلام کے دوہتے تھے۔  
وامه بنت لوط عليه السلام.  
231  
84 مکانات متبرکہ حق ہیں۔ قدیم سے ان کی برکتیں حاصل کرنا چلا آ رہا ہے۔
- وهى قرية من نوى عليه مشهد وهناك قدم فى حجر.  
232 لفظ بلیٰ اور نعم میں فرق۔  
85
- لان بي مختصة بايجاب النفى ونعم مقر ولما سبقها.  
232 قاعدہ کلیہ۔  
86
- لان النكرة فى سياق النفى تفيد العموم.  
232 اولیاءِ کاملین کے ذکر سے برکات نازل ہوتی ہیں۔  
87
- قال احمد يستنزل بذكره القطر  
233 جو نگا غسل کرنے کا عادی ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔  
88
- اتفق ائمة الفتوى كما نقله ابن بطال على ان من دخل الحمام  
بغير منظرانه تسقط شهادته بذلك.  
234 بزرگوں کے پاس بے وضومت بیٹھو، صحابہ کرام کا ادب رسالت بجالانا۔  
89
- كنت جنبا فكرهت ان اجالسك وانا على غير طحارة.  
237 مسلمان کی عزت زندہ رہنے سے یا مرنے سے ایک ہی رہتی ہے۔  
90

- والہ طاہر سواء کان جنبا او محدثا حیا او میتا و کذا سورۃ  
عرفہ ولعابه و دمعہ۔ 239
- 91 انسان کے پسینے کا حکم کیا ہے؟
- 239 ان عرق الجنب طاہر۔
- 92 میت کو غسل دینے کی وجہ؟
- 240 فقہیل انما وجب لحدث یحلہ باسترخاء لمفاصل لا لنجامتہ۔
- 93 بزرگان دین کا ادب کرو۔
- 240 فیہ استحباب احترام اہل افضل
- 94 اول حیض حضرت حوا علیہا السلام سے شروع ہوئی۔
- 256 ان ابتداء الحيض كان علی حوا بعد ان ابطت من الجنة۔
- 95 حالت حیض میں وطی کرنے کا حکم۔
- 266 ان مباشرة الحائض علی اقسام
- 96 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے۔
- 269 قال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار۔
- 97 عقل کی تعریف۔
- 271 العقل جوهر خلقه الله في الدماغ۔
- 98 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔
- 273 ان الصدقة تدفع العذاب وانها تكفر الذنوب۔
- 99 امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ جنہی قرآن پڑھ سکتا ہے جبکہ جمہور آئمہ کے  
خلاف مذہب ہے۔
- 275 واستدل بها علی جواز قراءة الجنب القرآن
- 100 غیر اللہ کا تصرف حق ہے۔
- 293 ولکلام الملک و تعرفہ اوقات



- 101 رزق کا لغوی معنی  
الرزق كلام العرب الحظ.
- 102 خارجیہ کے چھ فرقے ہیں۔  
و کبار فرق الحروية ستة.
- 103 اصل اللہ کی مجلس میں حاضری دینا لازمی ہے۔  
ولكن ممن يدعو او يومن وجاء بركة المشهد الكريم.
- 104 قاعدہ کلیہ زمانہ کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔  
اليوم الفتوى على المنع مطلقا ولا سيما في الديار المصرية.
- 300
- 305
- 305

عمدة القاری

جلد نمبر 5

1. شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
- 8 کنا جلوساً عند عمر رضی اللہ عنہ۔
2. حضور فاروق اعظم کا وجود فتنوں کے آگے دروازہ ہے۔
- آپ کے وصال کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل جائے گا۔
- 10 ان الحائل بین الفتنۃ والا سلام عمر وهو الباب۔۔۔
3. آخری وقت کے افضل ہونے کی دلیل۔
- 12 ان اتنویز بصلاۃ الفجر افضل وان تأخیر العصر افضل
4. ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا ثبوت۔
- 19 اذا اشتد الحر فابرءوا بالصلاۃ۔۔
5. نماز ظہر کے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مسئلہ۔
- 21 اختلف الفقهاء فی الابراد الصلاۃ۔
6. (۱) دوزخ کا شکایت کرنا حقیقت پر محمول ہے۔
- 23 اشتکت النارہ شکوی النار الی ربہا۔
- (۲) حضور ﷺ کے کلام مبارک کو حقیقت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے۔
- 23 لا یحتاج الی تاویلہ۔
- (۳) دوزخ کا حضور ﷺ سے کلام کرنا۔
- انا النار تخاطب سیدنا محمد ارسل اللہ ﷺ
- (۴) جنت و دوزخ کا دور سے سننا حق ہے۔

وہو یرل علی ان النار تفہم و تعقل و مرجاء انه لیس سنی اسعح من الجنة والنار 23

7. دنیا کی آگ ستر مرتبہ پانی میں ڈال کر دنیا میں لائی گئی ہے۔

24 ضربت بالماء سبعین مرة۔

8. حضور ﷺ کا علم کلی کا ثبوت۔

26 ان يقول سلونی۔

9. سلونی کے ذریعے حضور ﷺ نے منافقین کو جواب دیا۔

27 هو سلونی لا نه بلغه ان قوما من المنافقین۔

10. نماز جمع کر کے پڑھنے کا مسئلہ

31 وقد اختلف الناس فی جواز الجمع بین الصلاتین

11. امام عینی کی تحقیق اور امام نووی کا رد (نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ)

31 واحسن التاویلات فی هذا۔

12. ظہر کا دو مثل ہونا۔

33 صلی بی العصر حین کان ظلہ مثله

13. حضور ﷺ کا عصر کی نماز پر تاکید فرمانے کی وجہ۔

38 ان یکون تخصیص العصر لکونه جوابا بالسائل۔

14. (۱) رویت باری تعالیٰ مومنین کیلئے جنت میں حق ہے۔

43,42 انکم سترون ربکم کما ترون هذا۔

(۲) رویت کے منکرین خارجی معتزلہ مرجعہ ہیں۔

43 منع من ذالك المتزلة والخوارج وبعض المرجئة۔

(۳) رویت باری تعالیٰ پر اہلسنت کے دلائل۔

43 ولاهل السنة ما ذكرناه من الاحاديث الصحيحة۔

(۴) خارجيہ معتزلہ کے عقلی دلائل۔

43 ان عدم الوقوع لا يستلزم عدم الجواز۔

15 حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔

44 يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل۔

16 ملائكة كالحجج اور عصر کے وقت آتا۔

44 واما الملائكة فعندنا كثر العما دهم۔

17 (۱) عصر صبح کو آنے والے فرشتے کرانا کاتین کے علاوہ ہیں۔

45 والظاهر انهم غير همالانه قد جاء في بعض الاحاديث۔

(۲) کرانا کاتین کا آدمی کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر قیامت تک رہنا

ایصال ثواب پر دلیل ہے (عرس۔ زیارت قبور قبر پر ذکر کرنا ثابت ہے۔

45 اذامات العبد جنس كاتباه عند فبرہ۔

(۳) عصر اور فجر میں ملائکہ کے آنے کی حکمت

45 شهور معهم الصلاة في الجماعة۔

(۴) صبح اور عصر میں فرشتے باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔

45 اللفظ يحتمل بالجماعة وغيرهم۔

18 اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی حکمت

46 الحكمته فيه استدعاء شهادتهم لنبي آدم بالخير۔

19 انبیا کرام اور اولیا کرام کی محبت تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔

46 وفيه الايدان بان الملائكة تحب هذه الامة۔

20. امام نووی کا تاخیر فجر پر اعتراض اور امام عینی کا جواب  
 قال المنوی قال ابو حنیفة تبطل صلاة الصبح بطلوع الشمس۔ 48
21. احناف پر تاخیر فجر کے اعتراض پر جواب۔  
 واما الجواب عن الحديث المذكورة۔ 48
22. اشیاء میں اصل اباحت ہے (قاعدہ کلیہ)  
 لان الاصل في الاشياء اباحة۔ 49
23. حضور کو قیام قیامت کا علم ہے۔  
 انما بقاء کم فیما سلف قبلکم من الاصم۔ 50
24. جن احادیث میں مثالیں بیان کی گئی ہوں ان کا تعلق احکام شرعیہ سے نہیں ہوتا۔  
 بان الاحکام لا تتعلق بالا حادیث التي نالی لضرب الامثال۔ 51
25. عصر کا وقت دو ٹوٹی ہونے پر احناف کی دلیل اول۔  
 لا یصح الاعلیٰ مذهب الحنفیة۔ 52
26. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔  
 مثل المسلمین والیہود والنصری کمثل رجل استاجر قومًا۔ 53
27. حضور ﷺ حیات میں یہ جمہور محدثین کا مذہب ہے  
 اجتمع به النخاری ومن قال بقوله علی الموت الخضر۔ 62
28. صبح کی نماز کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو۔  
 لا صلاة بعد صلاة الصبح فی تطلع الشمس۔ 76
29. عصر کے بعد جو نماز پڑھتا حضرت عمر اس کو درے لگاتے تھے۔  
 وکان عمر یضرب علی الرکعتین بعد العصر۔ 77



30. حضرت خالد بن الولید کا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے والے کو مارنا۔
- وكان خالد بن الوليد يضرب الناس على الصلاة بعد العصر - 77
31. عصر کے بعد نماز پڑھنے کا جواز: من احادیث سے اکتفا ہے اور اس کا جواب۔
- نم یکن رسول الله يدعهما سرا و علانية رکعتان - 78
32. شام سے پہلے دو نفل پڑھنا منع ہے۔
- اول الامر قبل النهی - 78
33. عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے جوابات
- اجيب عنه بان النهی كان فی صلاة لا سبب لها و - 86
34. حدیث فعلی اور قولی کا جب تعارض آجائے تو قولی کو ترجیح ہوگی۔
- ان النهی قول و صلاته فعل --- 86
35. روح کے متعلق کلام۔
- الارواح جمع روح یذکر ویؤنث وهو جوهر لطیف نورانی - 88
36. کرامات حق ہیں۔
- وفیه اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل السنة - 101
37. اذان کی مشروعیت۔
- اذا سمع المنادی نیادی 106, 102
38. حضور صاحب امر اور نبی ہیں۔
- لان اطلاق مثله ینصرف عرفا لى صاحب الامر والنهی - 103
39. اذان فرض ہے یا واجب اسکی تحقیق۔
- ان الشفع واجب لیقع الاذان - 104

40. غیر نبی کے خواب پر جب احکام مشروع نہیں ہوتے  
تو صحابی کے خواب پر اذان کیسے مشروع ہو جاتی ہے۔  
فی اثبات الاذان بروایہ عبداللہ بن زید۔ 107
41. آسمانوں کی آوازیں سنتا۔  
والحکمة فی تخصیص الاذان برویة الرجل ولم یکن یوصی۔ 107
42. اذان میں ترجیح کا مسئلہ۔ ابو محذورہ کی ترجیح والی حدیث کا جواب۔  
ان ترک الترحیح لم یضرہ وحجة الشافعی حدیث ابو محذورہ۔ 108
43. ہذا من قول ایوب الامن قول النبی۔  
هذا للفظ اعنی قوله الا الاقامة من قول ایوب۔ 109
44. (۱) اذان کے فضائل (۲) امام عینی کے مطابق اذان کی شن۔  
(۳) اذان سے بھاگتا ہے قرآن سے کیوں نہیں بھاگتا۔  
هذا تمثیل لحال الشیطان عند هرو به من سماع الاذان۔ 111
45. ہر شے میں حقیقت زندگی ہے (سمع کامل)  
انما یهرب من الاذان حتی لا یشہد بما سمعه۔ 112
46. شیطان 36 میل تک بھاگ جاتا ہے۔  
وحاء ستة وثلاثون ميلا۔ 112
47. تنویب کا معنی۔  
معنی التوب فی الاصل الاعلام بالشیء۔ 112
48. موزن کے فضائل۔  
كذلك الموزن له اجر عظیم۔ 113

49. ہر شے میں سمع ہے۔
- 113 و یصدقہ کل رطب و یابس سمعہ۔
50. اذان سے عذاب معاف ہو جاتا ہے۔
- 113 اذان فی قرۃ امنہا اللہ تعالیٰ من عذابہ ذلک الیوم۔
51. ہر شے میں سمع حقیقتہ ہے۔
- 114 فانہ لا یسمع مدی صوت الموذن جن ولا انس۔
52. ہر شے حقیقتہ سنتی ہے یہ حق ہے۔
- 115 قیل المراد بہ کل ماسمع الموذن من الحيوان۔
53. جناب بنی آدم کی آوازوں کو سنتے ہیں۔
- 115 وفيہ ان الجن یسمعون اصوات بنی آدم۔
54. وسیلہ کا معنی
- 122 الوسيلة وهي فی اللغة ما یقرب بہ الی الغیر۔
55. امت کا حضور سے وسیلہ کی دعا کر کے استعانت حاصل کرنا۔
- 123 والا ستعانة بدعائه فی حوائجہ۔
56. حضور کا مقام محمود پے فائز ہونا۔
- 123 وقیل اجلسہ علی العرش وقیل علی الكرسي۔
57. صف اول میں کھڑا ہونے کے فضائل۔
- 125 استنفر علیہ الصلاة والسلام للصف الاول ثلاث مرات۔
58. بعض مالکی جمعہ کو فرض بھی نہیں مانتے اور امام مالکؒ سے روایت سنت ہونے کی ہے اس سے احتیاط لازمی ہوگی بلکہ فرض عین ہی رہی۔

- 128 بعض المالکۃ حیث قال ان الجمعة لیست بفرض -
59. حضور کے تین موذن تھے۔
- 130 کان الرسول اللہ ﷺ ثلاثة موذنین۔
60. حضرت بلال کارات کو اذان دینے کی وجہ۔
- 130 الذی کان یوذن باللیل قبل دخول الوقت -
61. شام کے وقت دو نقل جماعت سے پہلے پڑھتا۔
- 139 سئل ابن عمر عن الركعتین قبل المغرب -
62. حج کے فرضوں کے بعد نقل پڑھنے کی ممانعت۔
- 141 ان رسول الله خرج علينا ونحن نصلي هذا الصلاة -
63. امامت اذان سے افضل ہے۔
- 144 فيه حجة لا محابنا في تفضيل الامامة على الاذان -
64. امام بخاری کے نزدیک اذان کے وقت کان میں انگلیاں مت دو۔
- 148 و كان ابن عمر لا يجعل اصبعيه في اذنيه -
65. امام کو رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 152 وهو قول الجمهور انه يكون مدر كاتلك الركعة -
66. حی علی الصلاۃ پر کھڑے ہونا چاہیے۔
- 154 وقال ابو حنيفة و محمد يقومون في نصف انقل حتى على الصلاة -
67. انہما کرام کا انسان بطور تشریح ہوتا ہے۔
- 156 جواز النسيان على الانبیا في امر العبادۃ لتشريح -

68. انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔
167. منه الدلائل على تفضيل صالحى الناس على الملائكة۔
69. شہدائی پانچ اقسام ہیں۔
170. الشهداء خمس المطلقون والمطون والغريق۔
70. شہید کے معنی۔
171. لشهداء جمع شهيد سمي به لان لملائكة يشهدون موته فكان صتهودا۔
71. شہید کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔
172. قال مالك والشافعي واسحق لا يصلى عليه۔
72. مسجد جامع کا زیادہ ثواب جمعہ کے دن ہوتا ہے۔
174. انما فضل المسجد الجامع بلجمعة۔
73. وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت۔
174. اذا كان امام القريب مبتدعا اولحانا فى القراءة۔
74. امام عادل کو مقدم کرنے کی وجوہات۔
178. قدم الامام العادل فى ذكر السبعة كثر من مصلحة۔
75. صدقہ کی فضیلت۔
180. ان الملائكة مقلت يا رب هل من خلقت ستي۔
76. صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت پڑھنے یا نہ پڑھنے اس مسئلہ پر تحقیق۔
184. اختلف العلماء فيمن دخل المسجد لصلاة الصبح۔
77. جو فجر کی سنتیں پڑھنے کے قائل ہیں ان کے دلائل۔
185. واستدل من اجاز ذلك۔

78. صحابہ کا عمل یہ تھا کہ سنت فجر پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔  
 قال البيهقي هذه الزيادة لا صل لها۔ 185
79. سنت فجر کی تاکید۔  
 ان رسول الله لم يكن على شئ من النوافل۔ 185
80. حضور کا حضرت ابو بکر صدیقؓ کا آخری عمر میں منیٰ کلام بیان کی خلافت پر یہاں ہے۔  
 لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي۔ 186
81. آخری امامت کروانے کی روایات مبارکہ  
 ذكر اختلاف الروايات في هذه القصة۔ 187
82. حضور کا آخری وقت میں حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھنا۔  
 فلما حفل المسجد ذهب ابو بكر يجلس۔ 187
83. حضورؐ نے آخری وقت میں صرف دو نمازیں مسجد میں ادا فرمائیں  
 ایک میں امام تھے اور ایک میں مقتدی۔  
 انه ﷺ في علة صلاتين في المسجد۔ 188
84. حضرت فاروق اعظمؓ کو حضور کا جماعت کروانے سے ہٹا دینا۔  
 مروا ابا بكر يصلي بالناس خراج عبد الله بن ترمعة۔ 188
85. حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے انکار کی وجہ خلافت پر واضح دلیل ہے۔  
 انها علمت ان الناس علموا ان اباها يصلح لخلافة۔ 189
86. حضرت صدیق اکبرؓ کا حضرت عمرؓ کو جماعت کروانے کیلئے کہنے کی وجہ۔  
 ان رسول الله ﷺ يا مراك ان تصلي بالناس۔ 189



87. حضرت صدیق اکبر کے افضل الصحابہ ہونے کی دلیل۔
190. فیہ تقدیم ابی بکر و ترجیحہ علی جمیع الصحابة۔
88. حضور امام تھے یا حضرت صدیق اکبر امام تھے۔
191. هل كان النبي الامام او ابو - نر الصدیق -
89. آخری نماز حضور نے حضرت صدیق اکبر کے پیچھے ادا فرمائی۔
191. فان الصلاة التي كان فيها النبي اماما۔
90. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا اکابرین کا طریقہ ہے۔
193. فصل رسول الله في بيتي مكانا انتخذہ مصنى۔
91. بزرگان دین کو گھروں میں بلانا۔
195. فیہ جواز اتخاذ الطعام لا ولی الفضل لستفید من عمومہم۔
92. نماز کے وقت کھانا آجائے تو کھانا پہلے کھاؤ اور نماز بعد میں۔
197. کراهة الصلاة محضرة الطعام الذى يريد اكله۔
93. دو تہجدوں کے دوران جلسہ کا حکم اور دوسری رکعت اٹھنے پر زمین پر ٹیک لگا کر اٹھنا۔
201. اختلف العلماء فى هذه الجلسة۔
94. (۱) حضرت صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔ (۲) خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
- فیہ دلالة علی فضل ابی بکر - کان ابو بکر اعلمنا
- ومراجعة الشارع بانه هو الذى يصلى تدل علی ترجیحہ
203. علی جمیع الصحابة وتفضیلہ۔
95. حضور کا سیدنا صدیق اکبر کو دینا سے خلیفہ بنا کر تشریف لے جانا۔
205. لان اشارته اليه بالتقديم امر له بالصلاة۔

95. خلافت صدیق اکبر کی دلیل۔

205 ان ابا بکر کان خلیفة فی الصلاة الی موتہ ﷺ

96. وہابیہ ملعونہ کی صراطِ جحیم کی عبارت کا جواب۔

208 فصلی ابا بکر فحاء رسول اللہ ﷺ۔

97. حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حقیر کر کے پیش کرو۔

210 ونمننہم یقل ابو بکر مائی او مالا ابی بکر تحقیر النفسہ۔

98. حضور کے ساتھ کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔

210 لان ذلك من خصائص النبی ﷺ۔

99. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔

211 فیہ فضل ابی بکر علی جمیع الصحابة۔

100. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔

211 فیہ تقدیم الاصلح والافضل۔

101. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا جائز ہے۔

213 استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت له۔

102. امام بیٹھا ہوا اور مقتدی کھڑے ہوں اس مسئلہ کی تحقیق۔

216 فیہ دلیل علی محبة امامة القاعد للقائم۔

103. امام سے پہلے سرائٹھانے والے کا حشر

223 مایا من الذی یرفع راسہ قبل الامام۔

104. پہلے سرائٹھانے پر وعیدیں۔

223 ملین الذی یرفع راسہ فی صلاتہ فی یحول له صورته فی صورة لحمل۔

105. شیعوں کی شکل موت کے وقت خنزیر اور گدھے کی طرح ہو جاتی ہے۔  
 في جماعة من الشيعة الذين يسبون اصحابه قد تحولت صورتهم الى  
 صورة حمار وخنزير عند موتهم۔ 224
106. قرآن سے پڑھ کر امامت کروانے کا مسئلہ۔  
 ظاهره يدل على جواز القراءة من المصحف في الصلاة۔ 225
107. غلام کی امامت کروانے کا مسئلہ۔  
 واما اقامة العبد فقد قال اصحابنا تكراه امامة العبد۔ 225
108. ولد الزنا کی امامت کا مسئلہ۔  
 واما امامة ولد الزنا فحائزة عند الجمهور۔ 226
109. جاہل کی امامت کا مسئلہ۔  
 والاعراب سكان البادية من العرب۔ 226
110. وہ کوئی صورتیں ہیں جن میں امام کی نماز باطل ہوتی ہے مگر مقتدی کی جائز ہوتی ہے۔  
 ان الامام اذا ظهر محدثا او جنبا لا يعيد المونم صلاة۔ 229
111. صحابہ کرام اور تابعین کا حکام ظالموں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا۔  
 ان الحجاج لما اخبر الصلاق بعرفة صلى ابن عمر رحله۔ 230
112. بدعت کی دو قسمیں حسنة اور سيئة اور بدعت کا معنی۔  
 وهى على قسمين بدعة ضلالة وبدعة حسنة۔ 230
113. حضرت عثمان کا بڑا دشمن عبدالرحمن بن عديس اور کنانہ بن خارجی تھا۔  
 امام الفتنة هو عبدالرحمن بن عديس۔ 231

114. خارجی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔
- 231 وصلاة الخارجی غیر صحیحہ۔
115. جمعہ کیلئے سلطان یا اسکا نائب ہونا شرط ہے۔
- 232 ولہ امام عادل۔
116. وبابہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔
- 232 لا یقسی خلف احد من اهل الاهواء۔
117. شہرت معاذ کا دوبارہ جماعت کروانے کے جوابات۔
- فی ہذا رو عسی من زعم ان المراد ان الصلاة التي كان يصليها مع النبي غير الصلاة التي كان يصليها بفوجہ۔
- 236 مقتدی فرض نماز کی نظر پر مبنی والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یا نہیں اس مسئلہ کی تحقیق۔
118. استدلال لشافعی بهذا الحديث عیحة اقتداء لمفترض بلعقل۔
- 239 امام طحاوی کے جوابات۔
119. لا حجة فيها لانها تم تكن بامر النبي ولا تقريره۔
- 239 انی ارئکم ظہری ظاہر پر محمول ہے۔
120. هذا تاويل لا حاجة اليه بل حمل ذلك على ظاهره۔
- 254 رويت ميرے حضور کی بفضل ایزدی سے ہے۔
121. ولا یزوم رویتنا تلك الحاسة۔
- 255 جو صف میں اکیلا نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے۔
122. اختلف اهل العلم فيمن صلى خلف الصف وحده۔
- 261

123. امام اور مقتدیوں میں کوئی شے حاجب ہو تو کیا حکم ہے۔  
 262 ولكن ما في الباب يدل على ان ذلك جائز۔  
 124. نوافل کی جماعت جائز ہے۔  
 264 وفيه جواز النافذة في جماعة۔  
 125. تراویح کی بیس رکعت ہیں۔  
 267 ثم انها عشرون ركعة۔  
 126. تکبیر تحریمہ کا مسئلہ۔  
 268 واختلف العلماء في تكبير الاحرام۔  
 127. رفع یدین کی بحث۔  
 272 فيه رفع اليدين عند تكبير الركوع۔  
 128. عدم رفع کے قائلین۔  
 272 عند أبي حنيفة واصحابه لا يرفع يديه الا في تكبير الاولى۔  
 129. عدم رفع کے دلائل۔  
 273 كان النبي اذا كبر الافتتاح الصلاة۔  
 130. رفع یدین منسوخ ہے اسکی دلیل۔  
 273 والذي يحتج به الخصم من الرفع۔  
 131. رفع یدین کی حدیث کے جواب اور ابن عمر کی حدیث کا جواب۔  
 273 مارایت ابن عمر يرفع يديه الا في اول۔  
 132. ابو حمید سعدی کی حدیث کا جواب۔  
 273 ان اباداؤد قد اخرجه من وجوه كثيرة۔

133. حضرت ابوہریرہ کا جواب۔
- 273 فط ان حتج الخصم بحديث ابى هريره۔
134. حديث وائل بن حجر کے جوابات۔
- 274 فان احتج الخصم بحديث وائل بن حجر۔
135. حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث مبارکہ اور اسکی ترجیح کی وجہ۔
- 274 اخرجه ابو داؤد والنسائي فجوابه۔
136. حدیث علی کا جواب۔
- 274 فان احتج الخصم الحديث بحديث علي۔
137. دو رکعتوں سے اٹھتے وقت بھی رفع کرے۔
- 276 واذا قام من الركعتين رفع يديه۔
138. ہاتھ نماز میں کہاں باندھے۔
- 278 ان الكلام في وضع اليد على اليد في الصلاة على وجوه۔
139. پہلا مقام نفس وضع میں ہے۔
- 279 في اصل الوضع فعندنا يضع وبه۔
140. دوسرا مقام صفت وضع میں ہے۔
- 279 في صفة الوضع عندنا۔
141. تیسرا مقام ہاتھ کہاں باندھے۔
- 279 في مكان الوضع فعندنا۔
142. چھوٹا مقام ہاتھ باندھنے کا وقت کونسا ہے۔
- 279 وقت وضع اليدين و الاصل فيه۔



143. پانچواں مقام ہاتھ باندھنے کی حکمت ہے۔
- 279 فی الحکمة فی الوضع علی الصدر او اسرة۔
144. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھو۔
- 281 هذا ظاهر فی عدم الجهر بابسلمة۔
145. بسم اللہ آہستہ پڑھے یا نہ۔ یہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔
- 282 ان هذا الحديث رواه عن انس۔
146. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنے کی روایات۔
- 282 لم یکن رسول الله ولا اباہکرو عمر یجھرون بسم الله۔
147. اس حدیث کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر۔
- 283 فی اختلاف الفاظ هذا الحديث۔
148. بسم اللہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں (تیسری وجہ)
- 284 استنج به ملک واصحابه علی ترک التسمیہ فی ابتداء الفاتحہ۔
149. (چوتھی وجہ) بسم اللہ آہستہ پڑھے یا اونچی آواز سے۔
- 284 فی انها یجھر بها ام لا۔
150. جن احادیث میں بسم اللہ باواز بلند پڑھنا آیا ہے۔ ان کے جوابات۔
- 285 واما حديث ابی هريره فرواة النسائی فی سنة۔
151. حدیث ابن عباس کا جواب۔
- 287 واما حديث ابن عباس ماخرجه البيهقی فی سنة۔
152. حکم بن عیمر کی حدیث کا جواب۔
- 289 واما حديث الحكم بن عمير فاخرجه دلرا لقطنی۔

153. حدیث جابر کا جواب۔
289. واما حدیث جابر فانخرجه الحاكم في الاكلیل۔
154. احادیث جہر کی کل احادیث ضعیفہ ہیں۔
290. واحادیث الجهر وان كثرت روايتها فكلها ضعيفة۔
155. امام بخاری کو امام اعظم سے خاص تعصب ہے تعصب کے باوجود بسم اللہ جہر پڑھنے کی حدیث نہیں لاسکے۔
290. وهذا لبخاری مع شدة لتعصبه۔
156. امام ابو داؤد و نسائی، ترمذی، ابن ماجہ کا حال دیکھو۔
290. هذا ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حجاجہ۔
157. احادیث جہر مقدم ہیں اس کا جواب۔
290. احادیث الجهر تقدم على احادیث الافقاءء باشاه۔
158. خارجی کش حدیث۔
291. كان رسول الله يحجر بسم الله الرحمن الرحيم۔
159. بسم اللہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں (پانچویں وجہ)
291. فی كونها من القرآن ام لا وفي انها من الفاتحة ام لا۔
160. نماز میں شروع سے کیا پڑھے۔ سبحانك اللهم يا كبر اور۔
294. هذا الباب دليل على انه يرى الاستفتاح بهذا۔
161. ملی کی بددعا سے دوزخ میں جانا۔
297. قال تعذ شها مرة قلت ماشان هذا۔

162. صلاة کسوف کا طریقہ کیا ہے؟
- 300 وہی کھینچنے النافلة عندنا بغير اذان والاقامة۔
163. احناف کے دلائل۔
- 302 واحی بنا احتجوا فیما ذهبوا الیه۔
164. نماز کسوف میں قراۃ کرے یا نہ کرے۔
- 302 فی صفة القراءة فیما فمذهب ابی حنفة۔
165. نماز کسوف میں جماعت کرائے یا نہ کرائے۔
- 303 فی صلاة کسوف القمر قال اصحابنا لیس فی خوف القمر۔

# عمده القاری

جلد نمبر 6

صفحہ

نمبر شمار

1. قرأت خلف الامام مت کرو۔
11. لا یقرأ الموتم شیئا من القرآن ولا بفتحہ الكتاب فی شی من الصلوات .
2. دلائل عدم قرأت فاقرأ اما تیسر من القرآن۔
11. لا صلوة حدیث مشہور اور اس کا جواب .
- نفی بمعنی نہیں کہتے ہیں۔ لا صلوة بمعنی لاتصلوا .
12. دلیل عدم قرأت . قرأ الامام قراءة له .
3. امام یعنی کا امام دار قطنی کو بے حیا فرمانا جو امام اعظم کو ضعیف فی الحدیث کہتے ہیں وہ بے حیا ہیں
12. لو تاذب دار قطنی واستحیی
4. قرأ کو منع کرنے والوں کی تعداد اسی 80 تک ہے۔ ان صحابہ کے نام جو قرأ کو منع کرتے تھے۔
13. كانوا ینہون عن القراءة خلف الامام
5. جو قرأ کرے اسکے منہ میں مٹی بھر دو۔
13. ملی فواہ ترابا .
6. بیہقی کی حدیث کا جواب
13. قوله قراءة الامام قراءة له .
7. حدیث مسلم اور ابوداؤد کا جواب
14. من صلی صلاة لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج کا جواب
8. فاقرأ اما تیسر پر اعتراض اور اس کا جواب
14. قوله تعالیٰ فاقرأوا اما تیسر.....

9. حدیث ابوداؤد کا جواب

روی ابو دائود امر النبی ﷺ ان انا دی انه لا صلوة الا

14 بقراءة فاتحه الكتاب

10. امام عینی کا آخری فیصلہ

14 وهذه الحديث كلها لا تدل على فرضية قراءة الفاتحة

11. حدیث ابوداؤد کا دوسرا جواب

14 فی حدیث ابودائود المذكور امره

12. لاصلاة كما عني۔

14 قال سفيان لمن يصلي وحده

13. ابوداؤد کی حدیث کا جواب

14 هذا لا يدل على الوجوب.

14. امام عینی کا شافعیہ پر جواب ساکت

15 انما جعل الامام ليؤتم به.

15. ابن عجلان پر اعتراضات اور اسکے جواب

15 انما هي من تخاليط ابن عجلان

16. امام مسلم کا فرمانا حدیث عدم قراة صحیح ہے۔

15 قال هو عندی صحیح

17. فاتحہ فرض نہیں ہے۔

15 ثم اقراء ما تيسر معك من القرآن

18. بارہ ہزار جنات کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا۔

37 كانوا اثني عشر الفا.

19. جن کب پیدا کیے گئے۔



- 38 فی ابتداء خلق الجن
20. سورتوں اور آیات کی ترتیب توفیقی ہے۔
- 41 ترتیب السور من ترتیب النبی ﷺ او من اجتہاد المسلمین
21. گیارہ رکعت والی حدیث سے مراد تہجد ہے۔
- 45 وفيه دليل ان صلاة من الليل....
22. آمین قراءۃ میں داخل نہیں ہے۔
- 48 ان آمین لیس من القرآن
23. قراءۃ ظلف الامام نہیں ہے۔
- 49 اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه الملائكة غفر له
24. دورے سننا حق ہے۔
- 47 اهل السماء امين نحفر له ماتقدم من ذنبه
25. آہستہ آمین کہنے کے دلائل۔
- 53-50 وهو قول ابی حنیفۃ والکوفیین واحد قولی مالک
26. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 54 انه انتهى الى النبی ﷺ
27. حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت
- 64 ابن مسعودؓ اسلم قديماً وهو صاحب نعل رسول الله ﷺ
28. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 68 ثم اقرآ ما تيسر معك من القرآن
29. دعاء قنوت و تروں کے علاوہ جو آئی ہے وہ منسوخ ہے۔
- 73 وقال الترمذی وقال احمد واسحاق لا یقنت فی الفجر
30. ملائکہ کی نمازوں میں حاضری حق ہے

- 74 رایت بضعة وثلاثین ملگا۔  
31. ذکر بالجہ جائز ہے۔
- 76 وفيہ دلیل علی جواز رفع الصوت بالذكر.  
32. سجدے میں گھٹنے پہلے ہاتھ بعد میں۔
- 78 وضع الركبتين قبل الیدین اولی.  
33. میرے حضور ﷺ کا پل صراط سے سب سے پہلے گزرتا اپنی امت کے ساتھ
- 82 فاکون اول من یعوز من الرسل بامته  
34. حضور ﷺ کا قیامت کو رب سلم امتی فرماتا۔
- 82 اللهم سلم سلم  
35. حضور ﷺ کے علوم غیبیہ
- 82 فیخر جونہم ویعرفولہم بآثار السجود  
36. آخری جنتی جسکو گیارہ دنیا برابر جنت ملکی۔
- 82 وهو آخر اهل النار دخولا الجنة.  
37. بروز قیامت رویت باری تعالیٰ حق ہے معتزلہ کے دلائل مع جوابات  
یہ اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے۔
- 88 ان الله تعالى يصح ان يری بمعنى انه ينكشف لعباده.  
38. سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے جبکہ وہابی تقبیل رجل وید اور قبر کے چومنے کو بھی  
سجدہ کہتے ہیں
- 91,89 ان يسجد على سبعة اعضاء  
39. سجدہ محض پیشانی پر اور ناک نہ لگانے پر حکم
- 90 واختلفوا فی السجود علی الانف  
40. نماز میں بیٹھنے کی کیفیت

- 102 وقد اختلفوا فى صفة الجلوس فى الصلاة
41. تشهد میں بیٹھنے کی کیفیت
- 105 ان هیئة الجلوس فى الصلاة
42. سجدہ سہو کیسے کرے ؟
- 108 ان التشهد الاول
43. حاضر و ناظر کا فیصلہ اور اسلام علیک اےھا النبی کا ذکر
- 111 ویحتمل ان یقال على طريقة اهل العرفان
44. تشهد عبداللہ بن مسعودؓ
- 111 عن ابن مسعودؓ علمنی رسول اللہ التشهد
45. تشهد عباسؓ
- 113 واما حدیث ابن عباسؓ
46. تشهد عبداللہ بن عمرؓ
- 113 واما حدیث عبداللہ بن عمرؓ
47. تشهد عبداللہ بن زبیرؓ
- 113 واما حدیث عبداللہ بن زبیرؓ
48. تشهد جابر بن عبداللہؓ
- 114 واما حدیث جابر بن عبداللہؓ
49. تشهد سیدنا امیر معاویہؓ
- 114 واما حدیث معاویہؓ
50. تشهد سمرۃ بن جندبؓ
- 114 واما حدیث سمرۃ بن جندبؓ
51. تشهد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترجیح کی وجوہات (تین وجوہات)

- 114 فی ترجیح تشہد ابن مسعود
52. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح کیوں؟
- 116 انما سمي مسيحا لانه يمسح بيده الابروي
53. بخشش محض فضل و رحمت کے طور پر ہے
- 119 وفيه الاعتراف بان الله سبحانه هو المتفضل المعطى
54. ایصال ثواب حق ہے
- 120 السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
55. ذکر بالجہر بعد الصلوٰۃ سنت ہے
- 125 ان رفع الصوت بالذكر حين يصومون الناس من المكتوبة
56. حضور ﷺ کی صحبت کا مقابلہ کوئی تکلیف نہیں کر سکتی
- 129 ان ادراك صحبة رسول الله لحظة تخير لا يوازيهما عمل
57. غنی شا کر اور فقیر صابر میں کون افضل ہے۔
- 131 فى التفضيل بين الغنى الشاكر والفقير الصابر
58. ذکر بالجہر بعد الصلوة۔
- 134 فيه استحباب هذا لذكر عقيب الصلوات
59. صحابہ کرامؓ کا اللہ و رسول اللہ علم کہنا۔
- 134 قالوا الله ورسوله اعلم
60. امام کا فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کر لے۔
- 139 ان الجمهور على ان الامام لا يتطوع فى مكانه
61. قبر پر دوبارہ جنازہ کرنا۔
- 152 قد جواز الصلاة على القبر
62. جمعۃ المبارک میں غسل کا حکم

- 153 بو جوب غسل الجمعة.
63. عورتوں کا نمازوں میں حاضہ ہونے کا حکم
- 154 فی خروج النساء الى المساجد
64. زمانے کے بدلنے سے بے راد کام بدل جاتے ہیں۔
- 158, 156 لا یمافی هذا الزمان لنیوع الفساد فی اہله
65. جمعہ کی فرضیت کے دلائل۔
- 162 ثم فرضیة الجمعة بالکتاب والسنة والا جماع
66. ملائکہ کی جمعہ شریف میں حاضری حتیٰ کہ جبریل کا بھی حاضہ ہونا ثابت ہے۔ اس سے حضورؐ کے حاضہ ناظر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
- 171, 170 فاذا خرج الامام حضرت الملائكة. يستمعون الذكر
67. مردوں کیلئے ریشم کا پہننا۔
- 179 اختلف الناس فی لباس الحریر
68. جمعہ گاؤں میں نہیں ہے۔ شہر کی تعریف۔
- 187 ان الجمعة تقام فی القرية.
69. حنفیہ کے دلائل گاؤں میں جمعہ نہیں ہے۔ امام نووی کا اعتراض اور اس کا جواب۔
- 188 قال النووی حلیث علی ضعیف منفق علی ضعفه الجواب عن الاول
70. جمعہ کیلئے سلطان کا ہونا شرط ہے۔
- 191 السنة بان الذی یقیم الجمعة السلطان
71. شہر کی تعریف
- 194 مالقرية الجامعة قال ذات الجماعة والا میر
72. حضرت انسؓ جمعہ کی بجائے ظہر پڑھتے تھے۔

- 197 وکان انسؓ فی قصرہ احباتا۔  
73. گاؤں والوں پر جمعہ نہیں ہے۔
- 199, 198, 197 کان الناس ینتابون یوم الجمعة۔  
74. جمعہ کا وقت کون سا ہے۔
- 201 ان وقت الجمعة بعد زوال الشمس  
75. جیسی الصلاۃ پر کھڑے ہونا
- 206 لاتقوموا حتی ترونی وعلیکم السکینۃ  
76. بدعت حسنہ کا اجراء۔ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کا دوسری اذان جمعہ شروع کروانا۔ فلما کان عثمانؓ وکثرت الناس زاد النداء۔
- 210 77. خطبہ کی اذان مسجد سے باہر دینا سنت ہے۔
- 210 کان یوذن بین یدی رسول اللہ ﷺ  
78. بدعت حسنہ کا جواز
- 211 الاذان الاول یوم الجمعة بدعة حسنة  
79. بدعت حسنہ جاری کرنا سنت صحابہ ہے۔
- 211 اما الاذان الاول فنحن ابتدعناه لکثرة المسلمين  
80. صحابہ کرامؓ کا بدعت حسنہ کو پسند فرمانا۔
- ولکن ثالث باعتبار شرعية باجتهاد عثمان و موافقة سائر الصحابة له بالسکوت۔  
211 81. حضور ﷺ کے منبر شریف کا تذکرہ۔
- 215 کان النبی ﷺ یصلی الی جذع۔  
82. برقی شے پر نفل پڑھنا سنت ہے۔
- وفیه استحداث الافتتاح بالصلاة فی کل شیء جدیدا



- 216 اما شکرا و اما تبر کا۔
83. حضور ﷺ کا علم کلی۔
- 222 مامن شنی لم اکن اریته
84. قبر کا سوال جواب حق ہے۔
- 223 اذا قبر المیت .....
85. دور سے سننا حق ہے۔
- 224 ان المومن اذا وضع فی قبره۔
86. عمل صالح کا خوبصورت شکل بکر قبر میں میت کو بشارت دینا۔
- 224 وفيه يمثل له عمله فی هیئۃ رجل حسن الوجه۔
87. حضور کا علم ہا کیوں ہوتا۔
- 227 فان هذا الحیی من الانصار یقلون ویکثر الناس
88. حضور ﷺ کو مافی الغد کا علم حاصل ہوتا۔
- 228 وفيه الاخبار بالغیب لان انصار قلوا وکثر الناس۔
89. ملائکہ کا جمعہ کے وقت حاضر ہونا حق ہے۔
- 229 وقفت الملائکۃ علی باب المسجد۔
90. خطبہ کے وقت نماز کلام سب کچھ منع ہے۔
- 230,234 اذا اخرج للخطبة۔
91. حدیث سلیم کے جوابات
- 232 الصلاک حن زاک من ثلاثۃ اوجه۔
92. خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد کے نفل ساقط ہو جاتے ہیں۔
- 234 ان الداخل والامام فی الصلاة تسقط عنه التحیۃ۔
93. حضور ﷺ سے مشکلات میں مدد مانگنا حق ہے۔

- 237 قام اعرابی فقال يا رسول الله هلک المال .
94. وقت خطبہ کلام حرام ہونے پر احادیث مبارکہ
- 240 اذا قلت لصاحبک الفت يوم الجمعة .
95. جمعہ شریف کے فضائل اور سائے مقبولہ ۔
- 241 فقال فيه ساعة لا يوافقها .
96. السائے المبارکۃ فی الجمعۃ ۔
- 242 الاحادیث الواردة فی تعیین السائے المذكورة
97. امام مہینی کا کلام کہ ساعت میں کتنے اقوال ہیں اس پر چالیس اقوال ہیں
- 242 الکلام هنا فی بیان السائے المذكورة .
98. جمعہ شریف کے بعد چھ سنتیں پڑھنا ۔
- 249 من كان منكم مصليا بعد الجمعة .
99. جمعہ المبارک کے بعد کتنی رکعت پڑھے ۔
- 250 اختلف العلماء فی الصلاة بعد الجمعة .
100. صلاة خوف کب فرض ہوئی ۔
- 255 واختلف اهل السير فی ای سنة .
101. صلاة چھ طرح منقول ہے ۔
- 256 صلاة الخوف عن النبي وجوه كثيرة مذکور منها ستة اوجه .
102. ان مقام کا بیان جہاں حضور نے صلاة خوف پڑھی ۔
- 257 تلك المواطن .
103. اجتہاد کی دلیل اول ۔ مجتہد خطا کر جائے تب بھی ثواب پائے گا ۔
- 263 لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ .
104. اغزاب کی وجہ تسمیہ

- 264 وسمیت بالاخراب .
105. اجتہاد کی دلیل
- 265 فقیہ دلیل لمن يقول بالمفهوم .
106. منرا میر کے سماع غنا کا مسئلہ اور اس کا بیان۔
- 268, 271 عند النبی ﷺ الاول الکلام فی الغناء .
107. عیدیں
- 270 عن النبی قدم النبی المدينة .
108. عیدوں میں خوشی منانا شعائر اسلام میں سے ہے۔
- 271 ان اظهار سرور فی الاعیادین شعائر الدین
109. نماز عید سنت ہے یا واجب
- 273 ان صلاة العید سنة .
110. عید گاہ میں منبر سب سے پہلے کس نے بنایا۔
- 280 وقد اختلف فی اول من فعل ذالک .
111. الصلاة جامعة کہنا عید وغیرہ میں جائز ہے۔
- 282 الصلاة جامعة بنصب الاول .
112. زمانے برکت والے ہوتے ہیں۔ زمانات متبرکہ
- 290 وفيه تفصیل بعض الازمنة .
- 291 انہ قال ما العمل فی ایام العشر افضل من العمل فی هذه
113. تکبیر تشریف کا مسئلہ اور اس کا بیان۔
- 293 وجوبہ علی الاختلاف فی ایام التشریف
114. زمانے برکت والے ہوتے ہیں

- 294 يدعون بدعائم يزجون بركة ذالك اليوم .
- 115 صدقہ کرنے سے عذاب دور ہوتا ہے۔
- 301 ان الصدقة من دوافع العذاب .
- 116 ادب رسالت مآب ﷺ جب بھی اسم مبارک لیں تو بائی کہیں۔
- 302 قالت نعم بابي .
- 117 عورتوں کا عید گاہ میں عید پڑھنے کیلے جانا۔
- زمانے کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
- 303 في هذا الزمان لا يفتي به لظهور الفساد .

عمدة القاری

جلد نمبر 20

1. حوض کوثر پر ایمان لانا فرض ہے۔
2. احادیث الحوض صحیحۃ والا ایمان بہ فرض۔
3. کوثر سے کیا مراد ہے حضور ﷺ باری علیہ السلام کے ماتک ہیں۔
3. النخیر کلمہ نور و فہ غیبیہ
3. حوض کوثر کے کورے آسمان کے ماروں کے برابر ہیں۔
3. اتبہ دعدہ النجوم
4. کوثر سے کیا مراد ہے
4. ہوا النخیر الذی اعطاه الہ یاہ۔
5. حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو علوم قرآن عطا فرمائے۔
5. اللهم فقهہ فی الدین و علمہ التاویل۔
6. ام جمیل کا راستے میں کانٹے بچھانا اور ان کا ریشم بن جانا۔
8. کانت تنشر العدان علی طریق رسول اللہ ﷺ فیطوہ کما یطاء
7. احدکم الحریر۔
7. علم اولیاء۔
- علم الاولیاء ان سیدنا رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ لم ینزل وحیا
- قط الا بالعربیۃ۔



8. بدعت حسنہ کا اجرا شیخین کریمین نے کیا۔
9. كيف تفعل شيئاً لم يفعله رسول الله ﷺ۔  
حضرت عثمان نے کتنے مصاحف ملکوں میں بھیجے۔
10. واختلف في عدد المصاحف التي ارسل بها۔  
اہل تشیع کا اعتراض کہ قرآن جلا دیے گئے اور انکا جواب
11. كيف جاز احراق القرآن۔  
پرانے قرآنوں کو زمین میں دفن کرنا چاہیے۔
12. ان المصحف اذ ابلى بحيث لا ينتفع به يدفن في مكان طاهر بعيد عن وطاء الناس۔  
حضور ﷺ کو واقعاً تک کا علم تھا اس لیے کہ آپ ﷺ ہر سال قرآن مجید کا دورہ فرماتے تھے اس میں سورۃ نور بھی تلاوت ہوتی تھی۔
13. انه عارضني العام مرتين ولا اراه الا حضرا جلی۔  
حالت نماز میں حضور ﷺ کو جواب دینا فرض ہے۔
14. كنت اصلي فرعاني النبي ﷺ فلم احبه۔  
تعویذ دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔
15. ان نفرنا غيب فهل منكم راق فقام معهما رجل ما كنا نابه۔  
برقیۃ فرقاہ فبراء۔  
حضور ﷺ کو علم غیب حاصل ہے۔
- وکلنی رسول اللہ ﷺ بحفظ زکاة رمضان۔

16. سیکھنے کیا ہے اس پر چند اقوال۔
31. واختلف اهل التأويل في تفسير السبكية۔
17. تلاوت قرآن مجید کے وقت ملائکہ کا نازل ہونا۔
35. تلك الملائكة دنت لصوتك
18. امام بخاری نے اہل تشیعہ کا رد کیا۔
36. قد ترجم لهذا الباب للرد على الروافض
19. محمد بن حنفیہ کی والدہ حنفیہ کو حضرت ابو بکر نے حضرت علی کا عطا فرمانا خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
37. فيه نكتة لطيفة من البنجاري حيث استدل على الروافض
20. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
- انما اجلکم فی اجل من خلا من الاحم کما بین صلاة العصور
38. مغرب الشمس س
21. تغن بالقرآن کا معنی۔
- و اختلفوا في معنى التغنى فعن الشافعي تحسین
40. الصوت بالقرآن
22. حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کا ذکر
40. كان لداود عليه والسلام معرفة يتغنى عليها۔
23. امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت
- فاذا قرأناه فانبغى قرآنه فاذا انزلناه فاستمع 54.56.60

24. اہل خوارج کی علامات
61. باتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الانسان
25. نکاح افضل ہے یا عبادت۔
66. التخییر بین النکاح والتسری
26. حضور ﷺ تمام امور دنیاوی جانتے ہیں۔
66. صاحب الشرع ﷺ اعلم بثلک المقادیر و المصالح
27. نکاح متعہ منسوخ ہے۔
73. ثم رخص لنا ان تنکح المرأة بالشوب
28. حضرت ام المومنین حضرت عائشہ کی متغنی رب نے طے فرمائی۔
75. ان الملك الذى جاء الى النبى ﷺ بصور تھا۔
29. سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔
76. اختلف العلماء فى الاكفاء منهم
30. میلاد شریف کی دلیل اول۔ ابولہب والا قصہ۔
95. ان الكافره يخفف عنه عذاب بسبب حسناته۔
31. حدیث اقب اور وما الحمد الا الله کا معنی۔
109. وما احمد الا الله والا ضافة النهوى الى النبى ﷺ
32. محرم کے نکاح کا مسئلہ اور اسکی تفصیل۔
110. ان النبى ﷺ تزوج میمونہ و هو محرم۔

- 33 عورت کو قبل از نکاح دیکھنا کیسا ہے۔
- 119 فی بیان جواز النظر الی لمرأة قبل ان یتزوجها۔
- 3 ضرب الدف فی النکاح جائز ہے۔
- ان ضرب الدف یشرع فی النکاح عند العقد۔ 136.135
- 35 حق مہر کی مقدار کتنی ہو۔
- 137 قد اختلف العلماء فی اکثر الصداق و اقلہ۔
- 36 حضرت فاروق اعظم کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی سے ہوا۔
- ان عمر الصداق ام کلثوم ابنة علی بن ابی طالب اربعین الفاً۔ 137
- 3 بغیر حق مہر کے نکاح جائز نہیں اور اسکے خلاف روایات کے جوابات۔
- اجمع علماء المسلمین علی انه لا یجوز لاحد۔ 139
- 3 صحابہ کرام کا شادیوں میں زعفرانی کپڑے پہننا۔
- ان الصحابة كانوا یتخلفون ولا یرون به باسا۔ 143
- ولیمہ کرنا کیسا ہے۔
- ان الولیمة فی العرس سنة مشروعة۔ 144
- شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے۔
- اتفق العلماء علی جواز النہو فی ولیمة النکاح کضرب الدف۔ 149
- اتوب الی اللہ والی رسولہ کہنا جائز ہے
- اتوب الی اللہ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذینت۔ 163

42. حضور ﷺ نور ہیں۔
167. لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله المدينة اخضاء نهارها كاشفي۔
43. شاہد کا معنی حاضر ہے۔
184. لا تصوم المرأة وبعها شاهد الا باذنه۔
44. یا امة محمد ﷺ ۔
206. یا امة محمد ما احد اغیر من الله ان یری عبده۔
45. الفاطمة بضعة منی کا شان نزول۔
- 212, 211. فانما هی بضعة منی یبنی ما ارا بها۔
46. حضور ﷺ کے خاص اخص مبارک کہ جس عورت سے چاہیں بلا اذن عورت اور بلا اذن ولی نکاح کر سکتے ہیں۔
230. ان یزوج من نفسه بلا اذن المرأة وولیهها۔
47. صحابہ کرام کے اجتماع سے نض منسوخ ہو جاتی ہے۔
233. کیف یکون النسخ بعد النبی ﷺ ۔
48. مسئلہ حلالہ کی تحقیق
236. و یحصل به التحلیل للزوج الاول ۔
49. صحابہ کرام اور صحابیات کا عقیدہ مبارک۔
237. فاخترنا الله ورسوله فلم بعد ذلك علينا شیئا۔
50. تین دفعہ طلاق دینے سے ایک ہوگی یا تین
233. الطلاق ثلاث دفعة واحدة



51. لعن المحلل والمحلل له کا جواب۔
- 236 لعن رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل له۔
52. ازواج مطہرات کا حیلہ کیونکر جائز ہے۔
- 244 کیف جاز علی ازواج رسول اللہ ﷺ الاحتیال۔
53. حضور ﷺ مختار کل ہیں۔
- 269 استغفوا تو اجر و اوقفی اللہ علی لسان نبیہ ماشاء۔
54. اسقاط کا مسئلہ حق ہے۔
- 269 ہو لها صدقة ولنا هدية۔
55. عیسائی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ۔
- 270 ان اللہ حرم المشرکات علی المومنین۔
56. مفقود الخمر کا حکم کیا ہے۔
- 279 اختلف العلماء فی حکم المفقود۔
57. حدیث عسلہ۔
- 40,37,235
58. طلاق بطور تحریر کا مسئلہ۔
- 256 اذا كتب الطلاق امراته فی کتاب۔



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

اہل سنت وجماعت کے تبلیغی اشتہارات

ہمارے لیے اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں۔

نماز کے 16 مسائل مع مختصر دلائل

قرآن کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

اہل حدیث (وہابیوں) کی پراسرار واردات

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله صدیوں سے اولیاء اللہ کا وظیفہ

تراویح بیس رکعت سنت ہے۔

مسئلہ طلاق اور پھر رجوع یا بدکاری۔

غائبانہ نماز جنازہ ناجائز ہے۔

اہل سنت وجماعت کون؟

1. جشن دیوبند جائز، عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوکی امر سدھولاہور

Ph#0300-4409470, 5812670

جامع مسجد جمال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوکی امر سدھو فیروز پور روڈ لاہور

ڈاکٹر محمود احمد ساقی کی تصانیف

1. حاضر و ناظر رسول ﷺ ☆
2. اقبال کے مذہبی عقائد ☆
3. اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل ☆
4. رسول کریم ﷺ کی نماز ☆
5. قبر کے اندھیرے، دعاؤں کی روشنی ☆
6. امام اعظم ابوحنیفہ ☆
7. امام عینی، حیات و خدمات ☆
8. تاریخی مناظرے ☆
9. ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ ☆
10. مقالات حضرت شیر اہل سنت ☆
11. اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین ☆
12. غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے مخالفین ☆
13. پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ☆
14. حضور ﷺ کا سایہ تھا ☆ (حدیث عدم غل کی نادر ترین تحقیق)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاون نزد پل بندیاں والا چوگی امر سدا ہوا لاہور

Ph#0300-4409470,5812670

جامع مسجد جلال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امر سدا ہوا فیروز پور روڈ لاہور